لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

THE WEEKLY BADR QADIAN.

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۳
شمارہ

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۱۲/ روپے
ششماہی ۶/- "
ممالک غیر ۸/- "

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۳ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش | ۲۸ رمضان ۱۳۸۳ھ | ۱۳ فروری ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۸ فروری کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور انور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۱ فروری۔ پرسوں عشاء کے وقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی (تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں) اب بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے۔ محترمہ صاحبزادیاں خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں حضرت بیگم صاحبہ کو زکام اور ناک کی بندش کی تکلیف چل رہی ہے نیز ضعف قلب بھی ہو جاتا ہے احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کی اس تکلیف کو جلد دور فرمائے اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے، اور حضور کی مسرتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

قادیان۔ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں مسجد مبارک میں بعد نماز [illegible] اور مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء مکرم حافظ سخاوت علی صاحب اور مکرم حافظ اللہ دین صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں نیز نماز ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری آخری حصہ قرآن کا درس دے رہے ہیں حسب سابق ۲۹ رمضان کو بروز جمعہ درس قرآن کریم کا دور مکمل ہو جانے پر اجتماعی دعا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو رمضان شریف کی برکات سے بڑھ چڑھ کر حصہ پانے کی توفیق دے اور ان کی تمام دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دے۔ آمین۔

احمدی مبلغین کے ذریعہ غانا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی شاندار خدمات

تبلیغی لیکچرز۔ تقسیم لٹریچر۔ اہم شخصیتوں سے ملاقات اور اسلامی کتب کی پیشکش۔ اشاعت اخبار

نئے سکولز کا اجراء۔ چھیاسی افراد کا قبول اسلام۔ نئی جماعتوں کا قیام

از مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج غانا مشن

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام اور تعلیم و تربیت میں حتی الامکان مصروف رہے۔ مبلغین کی مساعی کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور جلد اس علاقہ کو اسلام کے نور سے منور کردے۔ آمین۔

اشانٹی ریجن

مولوی عبدالمالک خان صاحب اشانٹی ریجن کے انچارج ہیں اور خاکسار کی رخصت کے ایام میں قائمقام امیر کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امیر صاحب چونکہ پاکستان تشریف لے گئے تھے ان کی جگہ خاکسار امارت کے فرائض بھی ادا کرنا پڑا۔ بعد ازیں ہیڈ کوارٹر سے اکرا اور سالٹ پانڈ متعدد بار جانا پڑا۔ جماعت کی تنظیم و نگرانی نیز تبلیغی و تعلیمی سرگرمیوں کے ماتحت تقریباً اڑھائی ہزار میل کا سفر طے کیا۔ اس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ بھی شامل ہے:

اکرا۔ سالٹ پانڈ۔ کیپ کوسٹ۔ ڈدی۔ آبرہ۔ کونوگو۔ انکوکر۔ اسوکوری۔ مبانک۔ ابوآسی۔ تیچیمیا۔ پراسو۔

تبلیغ و نئی جماعتوں کا قیام

علاقہ اشانٹی میں عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے جماعت کے سربرآوردہ اصحاب کو بلایا اور تبلیغ کے لئے یہ تجویز رکھی کہ وسعت ان اہم مقامات پر جہاں جماعتیں نہیں لیکن ارد گرد جماعتیں ہیں۔ جماعت قائم کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں متعدد جلسوں کا پروگرام ایک سکیم کے ماتحت مرتب کیا گیا۔ ان ہی ایام میں مرکز سے جوان مبلغ سید داؤد احمد صاحب بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے اس مہم کے پہلے جلسہ کا آغاز کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت قائم کرنے کی توفیق دے دی اسی طرح علاقہ اڈانسی میں سید محمد ہاشم صاحب بخاری کو بھیجا گیا۔ یہاں جماعت نے [illegible] کا عمدہ نمونہ دکھایا۔ اور ۴۵ پونڈ احمدیہ مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے جمع ہو سکے۔ اس مہم کے تحت چار جلسے ہوئے۔ اور دو اہم مقامات پر نئی جماعتیں اللہ تعالیٰ نے قائم کردیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف تعلیم یافتہ لوگوں کو دستی اور بذریعہ ڈاک لٹریچر مطالعہ کے لئے بھجوایا گیا۔ ایک عیسائی ٹریکٹ کا جواب لکھا۔ مختلف مقامات پر سلسلہ کے اخبارات بھیجے۔

ہفتہ وار تبلیغی جلسہ

ہر اتوار کو کماسی مارکیٹ کے قریب پبلک تبلیغی جلسہ منعقد کرکے سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ ان جلسوں میں جماعت کے تقریباً سب ممبران حصہ لیتے ہیں۔ یہ جلسے جماعت کی غذا بن چکے ہیں۔ اور جو ممبر اس میں حصہ نہیں لیتا جماعت کے لوگ اس کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہیں۔ بیعتوں کی رفتار میں گذشتہ سالوں سے خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ملاقاتیں

جماعت کے مختلف کاموں کے سلسلہ میں مختلف دفاتر اور افسروں سے ملاقاتیں کی جاتی رہیں۔ احمدیہ سکنڈری سکول سے متعلقہ بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے ایجوکیشن کے محکمہ کے اعلیٰ افسران سے متعدد ملاقاتیں کی گئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام کامیاب رہیں۔

وزیر خارجہ غانا کو لٹریچر کی پیشکش

خاکسار نے اپنے اکرا کے قیام کے دوران میں مختلف ادارہ جات سے رابطہ قائم کیا۔ اور مختلف افسروں کو لٹریچر دیا۔ اسی سلسلہ میں وزیر خارجہ غانا سے ملاقات کا انتظام کیا۔ خاکسار اور مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ اکرا دونوں دفتر خارجہ گئے اور قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تصانیف انگریزی تراجم دیباچہ تفسیر القرآن، اسلام کا اقتصادی نظام۔ نظام نو اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام وغیرہ پیش کیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام کتاب کو دیکھ کر موصوف نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے علم میں بہت اضافہ کروں گا۔ مجھے اقتصادی مسائل سے خاص دلچسپی ہے۔ یاد رہے کہ وزیر موصوف اس سے قبل اقتصادی امور کے وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندگان نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ اور خاکسار کے جوابات نوٹ کئے۔ نیز اس تقریب کے فوٹو لئے گئے۔

سیکرٹری برٹش ہائی کمشنر سے ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو برٹش ہائی کمشنر کے سیکرٹری کی طرف سے ایک خط ملا کہ وہ خاکسار سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے مقررہ وقت پر ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں غانا کے شمالی علاقہ کا دورہ کر رہا تھا۔ تو میں نے وہاں ٹمالے کی سب سے خوبصورت مسجد دیکھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ جماعت احمدیہ نے بنوائی ہے۔ مجھے خواہش ہوئی کہ میں آپ کی جماعت کا لٹریچر دیکھوں۔ چنانچہ ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت یا حقیقی اسلام کے تراجم دیئے گئے۔ اور دو گھنٹہ تک مختلف مذہبی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ماہ کے بعد ان کا پھر خط آیا کہ انہوں نے وہ کتب پڑھی ہیں اور اب رخصت پر جا رہے ہیں واپس آکر پھر ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

اکرا میں بعض مسلمانوں نے ایک ادارہ قائم کیا ہے ان کا مقصد تبلیغ اسلام بتاتے ہیں۔ لیکن وہ تبلیغی ذرائع اور طریق سے نا آشنا ہیں۔ خاکسار نے ان کے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۲ء

ہم بھی تو یہی کہتے ہیں!

مسیح موعود اور مہدی موعود کے زمانہ کے جو آثار قرآن اور احادیث صحیحہ میں بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس زمانہ میں قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے۔ اور اسلام صرف رسم کے طور پر باقی رہ جائے گا۔ گویا مسلمان نام ہوگا محض ایک قالب کا جس کے اندر سے روح پرواز کر گئی ہو۔ اور ایک لاشہ بے جان ہو۔ جسے دیکھ کر بے اختیار تاسف اور حسرت کے کلمات نوک زبان پر آنے کے لئے بے قرار ہو جائیں۔

چنانچہ تیرھویں صدی ہجری کے آخر پر درحقیقت مسلمان کی یہی کیفیت تھی۔ وہ صرف ظاہری، اسمی اور رسمی طور پر مسلمان تھا ورنہ روح اسلام اس میں مفقود تھی۔ وہ بے حسی، بے عملی اور جمود کا صید زبوں بن چکا تھا۔ فعالیت اس میں ناپید تھی۔ مرکزیت اس سے چھین چکی تھی۔ اور وہ حسرت اور یاس کے گھپ اندھیروں میں بھٹک رہا تھا اسلام کے مرثیے گا رہا تھا۔

یہی وہ زمانہ تھا جب عرش اعظم پر ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور ایک فریاد کے طور پر عرض کر رہے ہوں گے کہ

یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○

لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا اسے اپنے وعدہ کا پاس تھا۔ اور وہ جو ہمیشہ سے [illegible] وعدوں میں سچا اور انہیں پورا کرنے پر قادر رہا ہے۔ اس نے عین وقت پر ایک برگزیدہ بندے کو تجدید دین [illegible] کے عظیم الشان کام پر مامور فرمایا۔ اور وہ دین کی کشتی جسے ایک دردمند دل [illegible] یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی [illegible]

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منصب ماموریت پر فائز ہوتے ہی تجدید اسلام کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے شروع کر دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو ایک ایسی جماعت عطا فرمائی۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے ایک درد اور تڑپ اپنے سینہ میں رکھتی ہے۔ اور مالی اور جانی قربانیوں کے لئے ہمہ وقت مستعد اور تیار رہتی ہے۔ وہ روح قرآن اور مغز اسلام کو پوری طرح سمجھتے ہوئے آج چاردانگ عالم میں خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اہل اسلام جب خود تسلیم کرنے پر آتے ہیں تو نزول مسیح موعود کے زمانہ کے آثار بیان کرتے ہوئے "کبھی مسدس حالی" کی شکل میں اور کبھی "شکوہ اقبال" کی شکل میں طویل مرثیے لکھ دیتے ہیں لیکن وہی باتیں جب ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کر کے بتاتے ہیں کہ اس زمانہ کا موعود اپنے عین وقت پر نزول فرما چکا ہے تو وہ انتہائی نفرت کے ساتھ تکذیب پر آمادہ ہو جاتے ہیں کہ کفر کے فتوؤں کا پشتارہ اٹھا کر ہمیں بلکہ ہماری نسلوں تک کو کافر کہہ جاتے ہیں۔

چنانچہ ایک تازہ اعتراف ملاحظہ ہو۔ معاصر الجمعیۃ دہلی نے احوال و کوائف کے کالم میں پہلے تو "مصر کے قاری اور دہلی کے مسلمان" کے عنوان سے یہ نوٹ لکھا ہے کہ

"دہلی میں مصر کے ایک قاری صاحب تشریف لائے ہیں جو مختلف مساجد میں قرآن کریم تلاوت فرماتے ہیں۔ اور اہل ذوق حضرات ان مبارک اجتماعات میں عقیدت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اخبارات میں ان کی قرأت خوانی کا پروگرام چھپتا ہے کہ آج فلاں مسجد اور فلاں محلہ میں تلاوت قرآن کریم فرمائیں گے۔ اگر باہر کے لوگ جنہیں ہندوستانی مسلمانوں کے حالات سے کچھ بھی آگاہی نہ ہو یہ سنیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو قرآن کریم سے کس قدر عشق ہے تو وہ یقیناً یہ اندازہ لگائیں گے کہ ہندوستان کے مسلمان انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین کے مستحق ہو چکے ہوں گے اور خدا نے مومنین سے جو وعدے فرمائے ہیں ان سب کی تکمیل بحق مسلمانان ہند ہو چکی ہوگی کیونکہ قرآن کا عشق اور ذلت ایک مومن میں جمع نہیں ہو سکتے۔ قرآن سے ضعف اور پسماندگی کا کبھی میل نہیں ہو سکتا۔ قرآن سے محبت اور مستقبل سے مایوسی میں کوئی جوڑ نہیں لگ سکتا۔ جن لوگوں کا تعلق قرآن سے قائم ہو جائے وہ ذلیل ہو کر کبھی زندگی بسر نہیں کر سکتے اور جو لوگ مصری قاری کی تلاوت قرآن کو ذوق و شوق سے سنتے ہوں ناممکن ہے کہ وہ انتم الاعلون کے تمغہ سے محروم رہ جائیں.....؟"

آگے چل کر معاصر نے "ناقابل فہم تضاد" کا عنوان دے کر بڑے دکھ کے ساتھ لکھا ہے کہ

"لیکن جب وہ ہندوستان میں اور پھر دہلی میں آ کر دیکھے گا کہ یہی عاشق قرآن مسلمان پریشان ہے۔ مایوس ہے۔ بے سہارا ہے۔ پسماندہ ہے۔ جاہل ہے اور اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں تو وہ اس تضاد کو دیکھ کر حیران ہوگا اور وہ سوچے گا کہ قرآن تو اس لئے نہیں آیا کہ مسلمانوں کو پست اور ذلیل کرے اور ان پر مایوسی طاری کر دے پھر کیا وجہ ہے کہ وہ عاشق قرآن بھی ہوں اور ان کی یہ حالت بھی کہ اگر دنیا ان کے حال سے آگاہ ہو جائے تو ان پر ترس کھانے لگے۔ اس تضاد کو دیکھ کر وہی نتیجہ نکالے جا سکتے ہیں یا تو یہ کہ عشق کا دعویٰ ہی نہیں اگر مسلمان جب تک پسماندہ مایوس اور قابل رحم ہیں۔ جو لوگ ان کا بدحالی کا اعلان کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں کیونکہ قرآن اپنے ماننے والوں کو بدحال نہیں بناتا۔ بلکہ انتم الاعلون کی نوید سناتا اور ان کے سر پر عظمت کا تاج رکھتا ہے مگر ہم بتاتے ہیں کہ قرآن کا عشق یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو قرآن سننے کا شوق ہو بلکہ عشق یہ ہے کہ اسے اپنی زندگی کا دستور العمل بنایا جائے.....؟"

ہم نے یہ طویل اقتباسات اس لئے دیئے ہیں کہ تصویر کے دونوں رخ پوری طرح سامنے آ جائیں۔ اگر ہم ہی شدومد کے ساتھ اور ان ہی الفاظ میں کوئی نقشہ مسلمانوں کا ہم کھینچتے تو گردن زدنی قرار پاتے۔ بہرحال ہم ممنون ہیں معاصر الجمعیۃ کے کہ اس نے ہماری طرف سے یہ فرض ادا کر کے ہمارے سر سے بار ٹال دی۔ اور وہ سب کچھ خود ہی کہہ دیا جو ہم ستر سال سے کہتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک اسے منوا نہیں سکے تھے!

لیکن صرف بیماری کی تشخیص کر دینا اور کوئی علاج تجویز نہ کرنا تو کوئی ڈاکٹری نہیں ہے۔ لہٰذا معاصر نے اس کا علاج بھی تجویز کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ:-

"عشق یہ ہے کہ..... عاشق قرآن سب سے پہلے قرآن کی یہ صدا سنے "خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہ کرے"۔ اگر وہ اپنے آپ کو نہیں بدلتا تو اس کی بربادی کی ذمہ داری قرآن پر نہیں"۔

(الجمعیۃ دہلی ۹ فروری ۱۹۶۲ء)

لیکن یہ سوال تو پھر بھی قابل حل رہ جاتا ہے کہ جب قرآن کریم بھی موجود ہے اور مسلمان بھی، اور وہ اُسے پڑھتا اور سنتا بھی ہے۔ اور آپ نے تعیر ذلت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ اس سے وہ نکلنا بھی چاہتا ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ وہ نکل نہیں سکتا؟ آخر اس پستی اور جمود کے اسباب و علل کیا ہیں؟ وہ دنیا میں ساٹھ کروڑ ہونے کے باوجود آج کیوں ذلیل ہے؟ وہ مشرق بعید میں بھی ملائشیا اور انڈونیشیا کی صورت میں کیوں ایک تماشا بنا ہوا ہے؟ وہ مشرق وسطیٰ میں بارہ اسلامی سلطنتوں کا مالک ہوتے ہوئے بھی کیوں اتنا بے بس ہے کہ اسرائیل جیسا چھوٹا سا ملک اسے بار بار آنکھیں دکھاتا ہے۔ اور بحر روم میں اس کی جان کیوں جوکھم میں پڑی ہے؟

کیا صرف اسی لئے نہیں کہ اس کے اندر نہ فعالیت ہے نہ مرکزیت ہے۔ اور نہ اجتماعیت ہے! اور یہ چیزیں حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ اس آسمانی آواز پر کان نہ دھرے گا کہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

ہم بھی تو یہی کہتے ہیں!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی اچانک علالت

آپ کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے

قادیان ۱۰ فروری۔ گزشتہ رات مسجد مبارک میں جب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو تھوڑی دیر کے بعد سر چکرانے۔ نبض کی تیزی۔ گھبراہٹ اور اعصابی کمزوری کے سبب اچانک آپ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اور آپ مسجد میں ہی بیٹھ گئے۔ اور احباب خدمت کرنے لگ گئے۔ ازاں بعد جلدی مقامی ڈاکٹر بھنڈاری صاحب کو بلا لیا گیا۔ جنہوں نے معائنہ کرنے کے بعد بعض ادویات تجویز کیں اور تسلی دی کہ طبیعت سنبھل چکی ہے۔ اب فکر کی بات نہیں۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے بعد نیند آ گئی۔ اور آج سارا دن طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آپ کا وجود نہ صرف مقامی درویشان کے لئے بلکہ سارے ہندوستان کے احمدیوں کے لئے بڑا ہی قیمتی اور برکات کا موجب ہے۔ خدا تعالیٰ اس مقدس گھرانے کو ہر قسم کے فکر و بلا سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور صحت وسلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

خطبہ عید الفطر

تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دولت ملی ہے

دنیا کے تمام باشندے ہمارے بھائی ہیں ان کو بھی اس میں شریک کرو

تا تمہاری خوشی مکمل ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ رمئی ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:-
میں نے بارہا بتایا ہے کہ جب تک

دل کی خوشی

نہ ہو۔ عید نہیں ہوتی۔ دیکھو کیا جن کے گھر میں ماتم ہو۔ وہ بھی عید منا سکتے ہیں۔ وہ گھر جس کے اندر لاش رکھی ہو۔ اس کے لئے عید نہیں۔ دنیا کی خوشی ان کے لئے خوشی نہیں۔ وہ عورت جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے خاوند کی لاش دیکھ رہی ہو۔ اگر اس کے سامنے تمام دنیا کے بادشاہ بھی مل کر خوشی منائیں۔ اور اپنی مسرت کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھالیں۔ تو بھی اس کے رونے کی آواز کو نہیں دبا سکتے۔ کیونکہ اس کو صدمہ ہے۔ اسی طرح وہ بچہ جس کی بچپن کی عمر میں کوئی خبر لینے والا نہ رہے۔ جب باپ کی لاش سامنے دیکھ رہا ہو۔ تو کوئی دنیا کی خوشی اُسے خوش نہیں کر سکتی۔ پس جس کا دل زخمی ہو اس کے لئے کوئی خوشی خوشی نہیں ہوتی۔ ایک صاحب تاج و تخت جس کے اردگرد ہزاروں لوگ جمع ہوں اور جسے ہر قسم کے سامان عیش حاصل ہوں۔ اس پر اگر ایک خطرناک غنیم چڑھا آرہا ہو۔ تو یہ آنے والی مصیبت ڈرانے والی شکل میں اس کی تمام راحتوں کو تکلیف سے بدل دیتی ہے۔ اس خطرے کی موجودگی میں کوئی چیز اسے خوش نہیں کر سکتی۔

عید دل کی خوشی کا نام ہے۔ اور جس کا دل خوش نہیں۔ اس کے لئے کوئی عید نہیں۔ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو آج خوش ہیں اور تم میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ

آج عید ہے

کیا کل کے اور آج کے دن میں کوئی فرق ہے جیسا کل تھا ویسا ہی آج ہے۔ وہی حالت ہے پھر کیا اس لئے خوشی ہے کہ بعضوں نے عمدہ کپڑے پہنے ہیں یا کیا اس بات کی اس لئے خوشی ہے کہ بعض نے عمدہ کھانے تیار کئے ہیں مگر یہی ہے تو کیا کل نئے کپڑے نہیں پہنے جاسکتے تھے۔ یا اچھے کھانے نہیں پکانے اور کھائے جاسکتے تھے۔ پھر آج کیوں خوش ہو۔ کیا اس لئے کہ لوگ جمع ہوئے ہیں مگر کیا کل جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ پھر جانتے ہو کہ آج تمہاری خوشی کا کیا سبب ہے۔ تمہارے آج خوشی محسوس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک فرض عائد کیا گیا تھا۔ وہ تم نے پورا کرلیا ہے۔ اس لئے تم خوش ہو۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ اس پر جس قدر خوشی مناؤ۔ جائز ہے۔ پس عید خوشی ہے۔ مگر اس کے لئے جس نے خدا کے حکم کو پورا کیا۔ تمہیں رمضان میں

روزے رکھنے کا حکم

تھا۔ تمہیں ایک خاص وقت سے خاص وقت تک کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ تمہیں حکم تھا کہ بیوی سے تعلقات چھوڑ دو۔ سوائے اس وقت کے جس میں تم کو اجازت تھی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ تم اس سے دعائیں کرو۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ عبادتیں کرو۔ سوائے مجبوری کے۔ اگر کسی شخص نے ان احکام کو پورا نہیں کیا۔ کھانا پینا ایک وقت تک نہیں چھوڑا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں نہیں کیں۔ عبادتوں میں وقت نہیں لگایا تو وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے۔ اس کی خوشی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اور وہ شخص مجنون ہوتا ہے۔ جو بلاوجہ خوش ہوتا ہے۔ یہاں ایک عورت ہمارے مزارعوں میں سے ہی تھی۔ گیا جن دنوں

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے پڑھتا تھا۔ وہ آپؓ کے پاس آئی۔ آپؓ نے مجھے فرمایا کہ آؤ میاں آج تمہیں ایک بات بتائیں آپؓ نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرے بھائی کا کیا حال ہے۔ وہ عورت ہنسی اور اتنی ہنسی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور پھر ہنستے ہنستے ہی اس نے کہا کہ وہ تو مر گیا ہے۔ مجھے میران ہوا کہ یہ ہنسنے کی کیا بات ہے۔ پھر آپؓ نے اس کے ایک اور رشتہ دار سے متعلق پوچھا۔ تو وہ اسی طرح ہنسی اور کہا کہ وہ بھی مر گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے فرمایا۔ اسے مرض ہے اور اسے

ہنسنے کا جنون

ہو گیا ہے۔ تو بے موقع خوشی جنون کی علامت ہے۔ وہ لڑکا جس نے اپنا سبق یاد نہیں کیا۔ وہ امتحان کے سر پر آنے سے خوش نہیں ہوگا۔ [illegible] لڑکا سکول جانے اور امتحان میں شامل ہونے سے خوش ہوگا جس نے سبق یاد کیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب میں سبق سناؤں گا۔ تو استاد خوش ہوگا اور میری تعریف کرے گا۔ لیکن جس نے سبق یاد نہیں کیا۔ وہ اگر خوش ہوگا تو مجنون ہوگا۔

پس وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی۔ اس کے لئے تو آج خوشی ہے۔ مگر جس نے احکام الٰہی کی پیروی نہیں کی اس کے لئے ماتم ہے۔ کیونکہ یہ حساب کا دن ہے۔ ملوگ جمع ہیں۔ ہر ایک شخص کا لباس اور اس کی حالت بتا رہا ہے کہ وہ حساب دینے کے لئے حاضر ہے اور

آج یوم الحساب ہے

اور اس حالت نے حشر کا نظارہ پیدا کر دیا ہے۔ پس وہ شخص جس نے کچھ کام نہیں کیا اور احکام کو نہیں مانا۔ اس کے لئے رونے کا دن ہے نہ کہ خوش ہونے کا۔ اور جس نے ان احکام کو پورا کیا ہے میں انہیں کہتا ہوں کہ ان کی عید آج حقیقی عید ہے۔ اور اس کی خوشی سچی خوشی ہے۔

یاد رکھو کہ عید یں روحانی ترقی کے زمانے ہیں۔ اور اس میں روحانی ترقی کے لئے مشق کرائی جاتی ہے۔ جو لوگ سارے سال میں تہجد نہیں پڑھ سکتے۔ وہ کم از کم رمضان میں تہجد ضرور پڑھتے ہیں۔ اور ان کا رمضان کے ایک مہینہ میں تہجد پڑھنا گویا ہو جاتا ہے۔ ان کے خلاف کہ تہجد پڑھنا مشکل نہیں۔ جو لوگ راتوں کو تہجد کے لئے اس لئے نہیں اٹھتے کہ وہ اٹھ نہیں سکتے۔ اور جو لوگ سردی کے چودہ گھنٹے کی راتیں بستروں پر گذار دیتے ہیں۔ اور اٹھ کر تہجد نہیں پڑھتے۔ خدا کے مجرم ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے عمل سے بتا دیا ہے کہ وہ گرمی کی آٹھ آٹھ گھنٹے کی راتوں میں جب

تمہیں جبر اُٹھنے رہے

ہیں۔ تو چودہ گھنٹے کی رات میں [illegible] سکتے۔ کیونکہ وہ شخص جو آٹھ [illegible]

کی رات میں سحری کے لئے اٹھتا ہے اور ساتھ ہی تہجد بھی پڑھتا ہے۔ وہ کیسے کہتا ہے کہ میں پندرہ گھنٹے کی رات میں نہیں اٹھ سکتا۔ اگر تم نہیں اٹھ سکتے تھے۔ تو آٹھ گھنٹے کی رات میں کیسے اٹھے۔ پس اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے حضور اقراری مجرم ہوگئے۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ رمضان اور عید سے سبق حاصل کرو۔ تم نے ابھی نئے کل روحانیت کی تخم کے پہلے کی طرح آج کی رات میں اٹھو۔ تہجد پڑھو۔ اور دعائیں کرو کیونکہ

ہمارے بزرگوں کا طریق

تھا کہ جب کوئی نیک کام کرتے تھے تو پھر دوبارہ شروع کر دیتے تھے۔ تا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ [illegible] عموماً عید کی رات کو زیادہ سوتے ہیں۔ حالانکہ اس رات میں زیادہ جاگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا قاعدہ تھا کہ آپ جب قرآن کریم ختم کرتے تو فاتحہ کے ساتھ پھر سورہ فاتحہ پڑھتے تاکہ قرآن کریم کا سلسلہ پھر شروع ہو جاتے۔ اسی طرح جب رمضان ختم ہو گیا۔ اور شوال شروع ہوا۔ تو میں نے چاہا کہ رمضان کے بعد شوال کے پہلے دن لوگوں کو کھڑا کر دوں۔ تاکہ دوسرا باب شروع ہو جائے اور نیکی کا سلسلہ ٹوٹ نہ جائے۔ پس چونکہ آپ لوگ رمضان کے تیس دن کے علاوہ ایک دن شوال کا بھی جاگے ہو۔ اور یہ کل ۳۱ دن ہوگئے۔ اب بقیہ گیارہ مہینوں میں رات کو اٹھنا تمہارے لئے کیا مشکل ہے۔ سوائے بیماری کے جس میں نماز کے نوافل بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور کوئی مجبوری نہیں۔

پس چونکہ

تہجد کا پڑھنا

خدا کے قرب کے حصول کے لئے بہت بڑا مددگار ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابیؓ کے متعلق فرمایا کہ فلاں شخص بہت اچھا ہے بشرطیکہ رات کو اٹھے۔ اس لئے اس سلسلہ کو جاری رکھو۔ اور رمضان میں جو کام تم نے شروع کیا ہے۔ اسے ختم نہ ہونے دو۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب کہ دوسرے دنوں میں نماز پڑھنے [illegible] بھی زیادہ نہیں۔

ہم میں تہجد پڑھنے والوں کی معقول تعداد ہے۔ اور تہجد خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے۔ اور اس کو اشد وطأ و اقوم قیلا کہا گیا ہے یعنی تہجد

نفس کی اصلاح

کے لئے ایک بہترین آلہ ہے۔ اور اس سے تمام اعمال درست ہوتے ہیں۔ اور انسان کے اندر یہ طبعی تقاضا ہے کہ خوبی کی طرف دوڑتا اور خوبصورت چیز کو پسند کرتا ہے۔ اگر تم جنگل میں جاؤ۔ اور وہاں پھولوں کو دیکھو تو ان کو پسند کروگے اور ان کی طرف دوڑو گے پھر خدا نے تمہاری ہدایت کا جو باغ لگایا اور تمہاری روحانیت کی ترقی کے لئے جو پھل پھول لگائے۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ تم ان کی طرف نہ دوڑو۔ تو آپ لوگوں میں اکثر نے روزے رکھے۔ اور اس مہینہ میں اکثر وقت عبادت میں گزارا۔ اس کا لطف اٹھایا۔ اور خدا تعالیٰ جو تمام حسینوں سے زیادہ حسین اور تمام خوبصورتیوں کا خالق ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اب میں آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ آپ میں سے جن کو تہجد کی عادت نہیں ہے وہ بقیہ گیارہ مہینہ کے لئے بھی تہجد پڑھنے کی نیت کریں۔ اگر کبھی نہ اٹھ سکیں تو کچھ حرج نہیں۔ مگر نیت ضرور کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے گا۔

دوسرا سبق

اتنا ہی یہ ہے کہ بہت سے جو تھوڑی تھوڑی تکلیف سے ڈرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے مہینہ بھر کے روزے رکھے۔ اور تکلیف برداشت کی ہے جس سے ثابت ہوا۔ کہ وہ بھوک کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں۔ اور شدید گرمی میں جبکہ دم بدم ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ روزہ داروں نے پیاس کی تکلیف برداشت کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ پیاس کی تکلیف بھی برداشت کر سکتے ہیں۔ اور جبکہ گرمی کی چھوٹی رات میں اٹھ سکتے ہیں تو سردی کی لمبی راتوں میں بھی ضرور اٹھ سکتے ہیں۔ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیکھ لیا۔ اور ایک مہینہ تک تکلیف کے برداشت کرنے کی عادت بھی تمہیں ہو گئی ہے۔ اس سے سبق لینا چاہیئے۔ اور دینی خدمات کو

زیادہ جوش کے ساتھ

بجا لانا چاہیئے۔ اور تکالیف اور مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ دیکھو کسی کام کا ارادہ کرنے اور نہ کرنے میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ چونکہ رمضان کے دنوں میں نیت کی گئی تھی کہ ہم بھوک پیاس کو برداشت کریں گے اس لئے پندرہ پندرہ گھنٹے کی بھوک پیاس برداشت کی گئی۔ مگر دوسرے دنوں میں جبکہ یہ نیت نہیں ہوتی۔ دو گھنٹے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ تو نیت اور ارادہ سے بڑے سے بڑا کام بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اب نیت اور ارادہ کو پختہ کرلو کہ خدا کے دین کی اشاعت کیلئے غفلت نہیں کریں گے۔ اور دین کے معاملہ میں کسی تکلیف کو تکلیف خیال نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ قرآن کریم میں اس طرح ذکر نہیں ہے۔ تفسیروں میں آتا ہے کہ ان کے لئے آگ جلائی گئی تھی جس میں ڈال دیئے گئے۔ مگر وہ آگ ان کے لئے باغ ہوگئی۔ لیکن دین کے لئے آگ میں پڑنا بہشت میں داخل ہونا ہے۔ اور دین کے لئے کوئی تکلیف تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا کے لئے آگ میں پڑنا جنت میں داخل ہونا ہے۔ اور

خدا کے لئے مرنا

درحقیقت زندہ ہونا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا کہ اگر دین کے لئے لڑتے ہوئے مرگئے تو کیا ہوگا۔ فرمایا کہ جنت ملے گی۔ اُحد کے موقعہ پر جبکہ بعض صحابہؓ سر ڈالے بیٹھے تھے اور انہیں میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ تو ایک صحابیؓ نے پوچھا جو کھجوریں کھا رہے تھے کہ آپ اس طرح کیوں بیٹھے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں ان صحابیؓ نے کہا کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو تم کیوں بیٹھے ہو۔ چلو ہم بھی چلیں۔ یہ کہہ کر کھجوریں پھینک کر میدان جنگ میں چلے گئے۔ اور اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔ اور جب ان کی لاش ملی۔ اور ان کے زخم شمار کئے گئے تو ستر زخم تھے۔ پس جو لوگ دین کی خدمت کی نیت اور ارادہ کر لیتے ہیں۔ ان کی موت ان کے لئے باغ ہو جاتی ہے۔

ایک عورت اپنے بچے کی صحت اور اس کی تربیت کے خیال سے سردی کی رات کو اس لئے جاگتی ہے کہ بچہ کہیں پیشاب نہ کر دے۔ اور اس کا بستر بھیگ جائے جس سے اس کو تکلیف ہو۔ یا اس کے جسم کو کپڑے سے ڈھانکتی ہے کہ سردی نہ لگ جائے۔ اگر کوئی شخص اس کو نصیحت کرے کہ بی بی کیوں تکلیف اٹھاتی ہے سو جا۔ تو وہ اس خیرخواہی کی نصیحت پر بجائے خوش ہونے کے ایسے شخص کو بددعائیں دے گی۔ کیونکہ وہ اس تکلیف کو تکلیف خیال نہیں کرے گی۔ یا ایک طالب علم جو

تعلیم کے فوائد

سے واقف ہے۔ راتوں کو جاگتا ہے۔ وہ اس تکلیف کو تکلیف خیال نہیں کرتا اسی طرح وہ تکلیف جو خدا کے دین کی خدمت کرنے پر ملے۔ یا آگ میں پڑنا پڑے۔ وہ تکلیف درحقیقت تکلیف نہیں۔ تم نے خدمت دین کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اقرار کیا ہے کہ تم دین کے مقابلہ میں دنیا کی پرواہ نہیں کرو گے۔ اور تکالیف سے گھبرا کر دین کا پہلو نہیں چھوڑو گے۔ تم نے جو تعہد اور ارادہ کیا ہے اگر تم پورا کرو۔ تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور اس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں ہو سکتی وہ ارادہ یہ ہے کہ خدا کے حاصل کرنے کے لئے ہر ایک تکلیف کو خوشی سے برداشت کروگے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کی راحت کے لئے تو تکلیف اٹھا سکتی ہے۔ اور ایک طالب علم ایک زبان سیکھنے کے لئے جو زیادہ سے زیادہ تیس چالیس سال کے لئے اس کو نفع دے سکتی ہے۔ مشقت برداشت کر سکتا ہے لیکن تم خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے حاصل کرنے کے لئے کوئی بڑی سے بڑی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ حالانکہ اس راہ میں جو تکلیف ہو۔ وہ ہے ہی کیا اور کتنی۔ کیونکہ اس کا نتیجہ ابدی راحت و آرام ہے۔ پس یقیناً جان لو کہ خدا کے لئے تکلیف اٹھانا بڑی نعمت اور بڑا آرام ہے

خدا کے لئے بھوکا رہنا

لذیذ ترین کھانا کھانے سے اچھا ہے۔ جو خدا کے لئے ننگا رکھا جائے خدا اس کو ننگا نہیں رکھے گا۔ اور کسی عزیز کی محبت خدا کی محبت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ پس جو خدا کے لئے عزیزوں کو چھوڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو بہت سے اعلیٰ درجہ کے محبت کرنے والا دیتا ہے۔ جو خدا کے لئے وطن چھوڑتا ہے خدا اس کو بہتر وطن دیتا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہے آپؓ کے ایک بیٹے اسلام لانے میں پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کہ میں ایک دفعہ جنگ کے موقعہ پر چاہتا تو آپ کو مار ڈالتا کیونکہ وہ کافروں کی طرف سے جنگ کر رہے تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ مسلمان تھے۔ مگر میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر میں تمہیں دیکھتا۔ تو ضرور مار ڈالتا۔

جو شخص خدا کے لئے اپنے کھانے پینے، عزیز و اقارب، گھر بار اور وطن جائداد اور املاک چھوڑتا ہے۔ خدا اس کی کسی ایک چیز کو بھی

ضائع نہیں کرتا

بلکہ جو کچھ وہ قربان کرتا ہے وہ ایک بیج کی مانند ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر اس کو واپس کر دیتا ہے۔ اور اس سے بہت بہتر انعام فرماتا ہے۔ صحابہؓ نے خدا تعالیٰ کے لئے قربانیاں کیں۔ مگر جو کچھ ان کو خدا کی طرف سے دیا گیا اس کے مقابلہ میں وہ قربانیاں بہت ادنیٰ درجہ کی تھیں۔ غور تو کرو۔ صحابہؓ نے کیا قربانیاں کیں۔ انہوں نے اپنا وطن چھوڑا۔ مگر خدا نے اس کے بدلے میں انہیں کیا دیا۔ بیشک صحابہؓ نے اپنا وطن چھوڑا تھا۔ مگر غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا۔ پھر انہیں حاصل ہو گیا۔ اور حکمران کی حالت میں حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ و علیؓ نے غلامی کی حالت میں وطن چھوڑا تھا۔ مگر دوبارہ وہ مکہ میں بادشاہ ہونے کی حیثیت میں داخل ہوئے۔ کیا ان کی قربانی ضائع گئی۔ پھر انہوں نے جائداد اور مال چھوڑے۔ لیکن خدا نے اس کے بدلے میں ان کو کس قدر مال دیا۔ دس بیس سو دو سو۔ ہزار دو ہزار نہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ جب فوت ہوئے۔ تو

تین کروڑ روپیہ

ان کے گھر سے نکلا۔ جو آجکل بھی جبکہ دولت کی کثرت ہے کسی کے پاس ہو تو وہ بڑا دولتمند سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ اشیاء کی قیمت سستی اور روپے کی قیمت گراں تھی۔ صحابہؓ کے اموال کی یہ حالت تھی۔

حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ ہے کہ وہ ایک جگہ سے گزر رہے تھے۔ ان کے پاس

کسریٰ کا درباری رومال

تھا۔ کھانسی جو آئی۔ تو اس رومال میں تھوکا۔ اور کہا واہ واہ ابوہریرہ کسریٰ کے رومال میں تھوکتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے مسجد نبوی میں پڑا رہتا تھا۔ اور میں کسی وقت بھی مسجد سے دور نہ جانا اس لئے پسند کرتا تھا کہ شاید کسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں۔ اور میں نہ ہوں اور کوئی بات سننے سے رہ جاؤں۔ اسی حال میں بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی کہ بھوک کے مارے بیہوشی منہ سے بات نہیں نکل سکتی تھی اور بھوک میں ہی سات سات وقت گزر جاتے۔ چونکہ صحابہؓ سوال نہیں کرتے تھے۔ اس لئے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھوک سے بے تاب ہو گیا۔ اور اتنے میں حضرت عمرؓ گذرے۔ میں نے اُن سے آیت صدقہ کے معنے پوچھے۔ اُنہوں نے بتائے اور چلے گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کیا میں اس آیت کے معنے نہیں جانتا تھا۔ میرا مطلب تھا کہ وہ میری حالت دیکھیں۔ اور کھانے کے لئے دیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے۔ میں نے ان سے بھی اسی آیت کے معنے پوچھے۔ وہ بڑے صدقہ کرنے والے تھے۔ مگر انہوں نے بھی معنے بتائے اور چلے گئے۔ کیا میں اس آیت کے معنے نہیں جانتا تھا۔ اتنے میں

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

باہر تشریف لائے اور آپؐ نے میرا چہرہ دیکھ کر فرمایا۔ ابوہریرہؓ تم بھوکے ہو۔ آپؐ کے پاس دودھ کا پیالہ تھا۔ آپؐ

نے فرمایا۔ دوسرے غرباء کو بھی جمع کرلو۔ اور ہم سب سات تھے۔ آپ نے فرمایا۔ پہلے ان کو پلاؤ۔ میں ڈرا کہ یہ دودھ ختم نہ ہو جائے۔ مگر ان سب نے پیا۔ اور قسم ہے خدا کی پیالہ اسی طرح بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھے دیا۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور پیو۔ میں نے پیا۔ آپ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ اور یہاں تک میں نے پیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ناخنوں سے دودھ نکل جائے گا۔ پھر بعض اوقات میری فاقہ سے یہ حالت ہوتی تھی کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ مجھے مرگی ہو گئی ہے۔ اور عرب میں قاعدہ تھا کہ مرگی والے کو جوتے مارے جاتے تھے کہ اس سے ہوش آجاتا ہے۔ لوگ یہ نہ سمجھتے تھے کہ بھوک کی وجہ سے میرا یہ حال ہوا ہے۔ اس لئے جوتے مارتے تھے۔ یا تو میری یہ حالت تھی یا اب یہ حال ہے کہ کسریٰ جو آدھی دنیا کا بادشاہ تھا۔ اس کے خاص درباری رومال میں تھوکتا ہوں۔

صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ بدلے کے لئے نہیں تھیں۔

نیکی کا کام

خود اپنے اندر ایک لذت اور راحت رکھتا ہے جو شخص ایک ڈوبتے ہوئے کو بچاتا ہے اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ایک بادشاہ کو ایک ملک فتح کرنے پر نہیں ہو سکتی۔ کسی بے کس اور بے بس کی مدد سب سے بڑا کام ہے۔ اور سب سے بڑی خوشی ہے اور سب سے زیادہ بے کس وہ شخص ہے جو خدا سے دور ہوتا ہے۔ ایک فاقہ کش شخص کی حالت ہزار درجہ بہتر ہے اس بادشاہ سے جس کے خزانے روپیہ سے پُر ہیں۔ اور ملکوں پر اس کا تصرف ہے مگر وہ اپنے رب سے دور ہے۔ اگر وہ خوش ہے تو اس کی خوشی اس نادان بچے کے مانند ہے جس کی ماں مرگئی ہو۔ اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ مجھ سے روٹھ گئی ہے اور وہ اس کو منانے کے لئے اس کے منہ پر ہاتھ مارتا اور کہتا ہو کہ ماں تو مجھ سے بولتی کیوں نہیں۔ کیا تو مجھ سے روٹھ گئی ہے حالانکہ وہ نادان نہیں جانتا کہ اس کی ماں کی خاموشی عارضی نہیں۔ بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے اس کو چھوڑ گئی ہے۔ پس کوئی شخص کتنے ہی خزانے اور جائدادیں رکھتا ہو۔ اگر وہ خدا سے دور ہے تو ایک سنسان جنگل میں ہے۔ اور سانپوں سے کھیلتا ہے۔ جن کے زہر کا اُسے علم نہیں۔ پس

تم دنیا کی خوشی پر مت جاؤ

ان کی خوشیاں عارضی ہیں۔ دنیاداروں کے مال ان کے آرام اور ان کے علوم ہیچ ہیں جبکہ ان کا خدا سے تعلق نہیں۔ مگر تم دولت مند ہو تم بادشاہ ہو۔ کیونکہ

خدا نے تم سے دوستی کی ہے۔ دنیا کے امیر تمہارے سامنے کچھ نہیں۔ پس تم خداداد دولت لے کر نکلو۔ اور ان لوگوں کے پاس پہنچو جو دنیا کی نظروں میں امیر اور بادشاہ اور دولتمند ہیں۔ مگر درحقیقت وہ محتاج اور سخت محتاج ہیں۔ آج عید ہے تم نے صدقہ وخیرات کیا ہے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کیا ہے۔ مگر دنیا کا بہت بڑا حصہ ہے جو ظاہر میں عید کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل ان کے گھروں میں ماتم ہے وہ خدا سے جدا ہیں اور خدا ان سے جدا ہے۔ انہوں نے

خدا کی رحمت

کے دامن کو چھوڑ کر اپنے تئیں ہلاک کر دیا۔ اور ان کی حالت یہ ہے کہ گویا وہ سانپ یا شیر کے منہ میں چلے گئے۔ تمہارا ہاتھ خدا نے اپنے مامور کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس لئے آج تمہارے سوا کسی کی عید نہیں۔ تم سے زیادہ کس کی عید ہوگی۔ جنہوں نے خدا کے مامور اور مرسل کا زمانہ پایا۔ اور اس کو قبول کیا۔ تمہارا خوشیاں منانا ناجائز ہے۔ کیونکہ تم نے اس مامور کا زمانہ پایا ہے جس کا انتظار کرتے کرتے اُمتیں گذر گئیں اور جس کی آمد کی بشارتیں نبیوں نے دیں۔ تم نے اس کو شناخت کیا۔ اس لئے عید تمہاری ہی عید ہے۔

مگر میں کہتا ہوں کہ تم ان

غریبوں کی طرف دیکھو

جو خدا سے بیگانہ ہیں۔ اور انہوں نے خدا کے بندوں کو خدا بنا لیا۔ وہ بندہ جو خدا کے بندوں میں بھی بہت بڑا نہیں۔ بلکہ نبی سے چھوٹا ہے۔ جو موسےٰ اور محمد صلے اللہ علیہ السلام سے تو یقیناً چھوٹا ہے۔ پس ان کی کیا عید ہوگی جو سچے خدا کو چھوڑ کر بندوں کو خدا بنا بیٹھے ہیں۔ ان کے لئے تو یہ عید کا دن نہیں بلکہ جن دنوں میں جلسہ ہوتا ہے وہ ان کی عید کا دن ہوتا ہے۔ ان کے لئے کیا خوشی کی بات ہے۔ کیا وہ لوگ خوش ہو سکتے ہیں۔ جن کے ایک انسان کو خدا بنانے پر خدا تعالیٰ اس قدر ناراض ہے کہ فرماتا ہے۔ ان کو وہ عذاب دوں گا جو پہلے کسی کو نہ دیا۔ پس ان کی حالت قابل رحم ہے مگر

یورپ کے بڑے بڑے لوگ

بظاہر خوش نظر آتے ہیں۔ اور ان کی دنیاوی حیثیت بڑی ہے۔ مگر وہ تمہاری نظروں میں مردہ ہیں۔ ان کی حالت پر رحم کرنا چاہیئے اور ان کو خدا کی طرف لانا چاہیئے۔ پھر مسلمان کہلانے والے جو آج عید منانے میں ہمارے ساتھ شامل ہیں ان کی حالت بھی قابل رحم ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا

کے اس مرسل کا انکار کیا ہے جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کہا ہے اور وہ جن کی قبروں پر سجدہ کرتے ہیں ان کی خواہش تھی کہ کاش اس کی غلامی ہمیں مل جائے۔ وہ بزرگ جن کو یہ بڑا ہی بزرگ خیال کرتے ہیں۔ اپنی زندگی میں

مسیح موعودؑ کا انتظار

کیا کرتے تھے۔ مگر جب وہ آیا تو ان لوگوں نے قدر نہ کی اور مسیح موعودؑ سے تعلق نہ کیا۔ پھر ان کے لئے کیسی عید ہے جن کو خدا کی طرف سے دعوت کا پیغام آیا۔ اور انہوں نے اس کو رد کر دیا۔ وہ خدا کے حضور مجرم ہیں۔ اور کہیں مجرموں کے لئے بھی عید ہوا کرتی ہے۔

سُستیاں بہت ہو چکی ہیں۔ اب وقت ہے تم میں سے چھوٹا بڑا، سب پڑھا اور عالم

سب خدمت دین کے لئے کھڑے ہو جائیں

تم میں جاہل کوئی نہیں۔ بے پڑھے لکھے ہونا جہالت نہیں۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پڑھے لکھے نہ تھے جاہل وہ ہے جس کو خدا کی معرفت نہ ہو حضرت مسیحؑ نے خوب کہا ہے کہ انسان روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ پس تمہیں عرفان حاصل ہے۔ تمہیں خدا کی طرف سے ایک دولت ملی ہے۔ اور تمہیں ایک قوت اور ہتھیار دیا گیا ہے۔ اگر تم اس طاقت اور ہتھیار کو استعمال نہیں کرو گے تو وہ طاقت ضائع ہو جائے گی۔ اور ہتھیار ناکارہ ہو جائے گا کیونکہ جس چیز کو حرکت نہ دی جائے۔ وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اگر ہاتھ کو بے جنبش رکھا جائے تو وہ شل ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں جو روحانی طاقت ملی ہے تم اس کو خرچ کرو۔ ورنہ اگر تم خدا کے رستہ میں خرچ نہیں کرو گے۔ اور محتاجوں کو نہیں دو گے۔ تو اس طاقت سے محروم ہو جاؤ گے

پس ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جا کر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ۔ اور نہ رکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنی پڑے تو کرو۔ اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچاؤ جس کے لئے ہزاروں برس سے انتظار ہو رہا تھا کہ مسیح موعود آ کر تقسیم کرے گا۔ مگر لوگ لیں گے نہیں۔ مسیح موعودؑ نے تمہیں قرآن کے خزانے دیئے ہیں۔ ان کو تمام دنیا میں پہنچا دو۔ اور پھیلا دو۔ اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دنیا سے سلوک کرو۔ خواہ بادشاہ ہوں یا امیر وہ سب تمہارے محتاج ہیں۔

درحقیقت کوئی خوشی مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک بھائی بند بھی خوش نہ ہوں۔ چونکہ تمام دنیا کے باشندے خواہ وہ عیسائی ہوں یا یہودی۔ ہندو ہوں یا سکھ

وہ سب ہمارے بھائی ہیں

کیونکہ ہمارے دادا آدم کی اولاد ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمیں تو خدا مل گیا ہو اور ہم ان سے غافل ہو جائیں۔ اور ان کی پرواہ نہ کریں۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تم ان خزانوں کو جو تمہیں دیئے گئے ہیں۔ دنیا میں پہنچاؤ۔ اور وہ طاقتیں جو تمہیں دی گئی ہیں استعمال میں لاؤ۔ تم مت آرام لو جب تک کہ خدا کے دین کو دنیا کے کناروں تک نہ پہنچا دو۔ کیونکہ تمہاری ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ہر ایک کو خدا کے حضور میں نہ کھڑا کر دو۔

(الفضل ۸ر جون ۱۹۲۲ء)

خط وکتابت کرتے وقت اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

حضرت اقدس کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کیلئے صدقہ اور اجتماعی دعاء

ایک جمعہ میں علاقہ کے مبلغ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت کو درد انگیز الفاظ میں دعا اور صدقہ کی تحریک کی۔ احباب جماعت بفضل تعالیٰ باقاعدگی کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ بہرحال انفرادی اور اجتماعی دعا کی جا رہی ہے۔ دعاؤں کے علاوہ احباب جماعت نے چندہ کر کے دو بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ مکرم زمان علی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ خدا تعالیٰ ہمارے آقا کو صحت کاملہ و درازیٔ عمر عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار محمد شمس الحق
سیکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ بچکال (اڑیسہ)

تمباکو نوشی کی ہلاکت آفرینی

یہ ایک لغو عادت ہے، جس سے اجتناب نہایت ضروری ہے

ربوہ میں سگریٹ فروشی کی ممانعت اور اس کے نیک اثرات کا تذکرہ

تمباکو نوشی کس قدر ہلاکت آفرینی کا موجب ہے اس کے متعلق ذیل کے مضمون میں مذکور امریکی محکمہ صحت کے ایک سرجن کی رپورٹ سے بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ یہ ایک عادت ہے جس کا ترک کرنا صرف یہ کہ صحت انسان کے لئے ضروری ہے بلکہ ایک لغو فعل ہونے کے سبب مومنوں کو اس سے پرہیز چاہیے اس اہم امر کی طرف محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ربوہ میں اپنے ایک خطبہ میں احباب کو توجہ دلائی جس کا خلاصہ اخبار الفضل مجریہ ۷ر فروری میں شائع ہوا ہے جس کا متعلقہ حصہ افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

حقہ نوشی کی مضرت کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

سگریٹ اور حقہ نوشی کی مضرت کو واضح کرنے کیلئے محترم مولانا شمس صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل ارشادات پڑھ کر سنائے۔

(۱) "حقہ اور سگریٹ وغیرہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔"
(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء و البدر ۲۴ر جولائی ۱۹۰۳ء)

(۲) "شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ مضر صحت چیز کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آتا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔" (البدر جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کرتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیے۔" (البدر ۱۹۰۳ء)

حقہ اور سگریٹ نوشی کی مضرت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ اہم ارشادات سنانے کے بعد آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو حقہ نوشی کو ترک کرنے کا اعلان فرمایا تھا اس کا منبع اور سگریٹ نوشی کو دجالی عادت قرار دیا ہے اس کے ثبوت میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کا حسب ذیل ارشاد پیش کیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"حقہ نوشی تمام بد اخلاقیوں کا منبع ہے اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا محکوم بن جاتا ہے۔ اس کی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے، دمہ، رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں...... دجال کی ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس کے آگے بھی دھواں ہوگا اور پیچھے بھی۔ سگریٹ پینے والا منہ سے دھواں نکالتا ہے پھر وہ دھواں پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگریٹ پیتے جائیں گے یہ بھی دجالی عادت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دجالی عادتوں کو مٹانے آئے تھے پس تم بھی دجالی عادت کو چھوڑ دو۔"
(الازہار صفحہ ۲۲۷، ۲۲۶)

ربوہ میں سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اس کے نیک اثرات

حقہ اور سگریٹ نوشی کی انتہائی مضرت اور اس کو ترک کرنے کی نصیحت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم ارشادات سنانے کے بعد آپ نے ربوہ میں سگریٹ فروشی اور سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اس کے نیک اثرات پر بھی روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ ہم نے تقریباً ڈیڑھ دو سال سے متعدد خطبات جمعہ میں اہالیانِ ربوہ کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی نہایت مکروہ اور حد درجہ لغو فعل ہے اسلئے اسے دوستوں کو ترک کر دینا چاہیے گزشتہ سال ماہ رمضان میں ۳۱ر جنوری ۱۹۶۲ء کو جب ہم نے سگریٹ نوشی کی تین دکانوں کے لئے حضور کی خدمت میں لکھا تو حضور نے فرمایا:۔

"ایک طرف تو لوگوں کو تلقین کی جاتی ہے کہ سگریٹ نہ پئیں، دوسری طرف آپ مجھ سے دکان کی اجازت مانگتے ہیں۔"

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں ربوہ میں سگریٹ نوشی ممنوع قرار دے دی گئی اس پر بعض دکان داروں نے اس فیصلہ کے خلاف صدر صاحب نگران بورڈ کو درخواستیں دیں۔ حضرت صدر صاحب نگران بورڈ نے نظارت سے رپورٹ طلب کی نظارت کی رپورٹ پڑھ کر آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط بابت دکانات سگریٹ موصول ہوا اس بارہ میں حضور کا ارشاد کہ ربوہ میں سگریٹ فروشی کی تمام دکانیں بند کر دی جائیں بہت مبارک اور ضروری ہے اس پر پختی سے عمل ہونا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص حیلہ جوئی کے طریق پر اپنے لئے کوئی رخنہ نکال لے۔ غالباً سگریٹ کے حکم میں سیگار اور تمباکو بھی شامل ہوگا۔ اب یہ آپ کے صیغہ کا کام ہے کہ اس حکم کے اجراء میں کڑی نگرانی سے کام لے تاکہ یہ لعنت ربوہ سے کلیتہً دور ہو جائے اور کوئی امکانی رخنہ باقی نہ رہے۔"
(محررہ ۲۳ر مئی ۱۹۶۲ء)

اس وقت سے ہی ربوہ میں سگریٹ فروشی کلیتہً ممنوع ہے۔ اس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ظاہر ہو رہا ہے باہر سے جو لوگ ربوہ آتے ہیں وہ اس امر سے کہ یہاں سگریٹ فروشی قطعی طور پر ممنوع ہے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ لائلپور سے چند آدمی ربوہ آئے اور اس بات کا بہت اچھا اثر لے کر گئے کہ ربوہ میں سگریٹ کی کوئی دکان نہیں ہے۔ اسی طرح اس ماہ بہاولنگر کے ایک ایس ڈی او جو محکمہ انہار میں ملازم ہیں ربوہ دیکھنے کی غرض سے یہاں آئے۔ وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ شہر بھر میں نہ صرف یہ کہ سگریٹ کی کوئی دکان نہیں ہے بلکہ کوئی شخص بھی سگریٹ پیتا ہوا نظر نہیں آتا۔ انہوں نے بازار میں بیٹھے ہوئے سگریٹ جلا کر پینا چاہا لیکن یہ دیکھ کر کہ کوئی اور شخص یہاں سگریٹ نہیں پی رہا اپنا سگریٹ فوراً بجھا دیا انہوں نے قریشی محمد اکمل صاحب سے اس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جب میں نے سگریٹ جلا کر پینا شروع کیا تو مجھے فوراً خیال آیا کہ میرا سگریٹ پینا یہاں کے لوگوں پر میرا اجنبی ہونا ظاہر نہ کر دے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً سگریٹ بجھا دیا۔ ایک ایسے ماحول میں جہاں اور کوئی بھی سگریٹ پیتا ہوا نظر نہ آتا تھا مجھے سگریٹ پینے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ سو آج سے ایک سال پہلے ربوہ میں سگریٹ نوشی کی ممانعت کے متعلق جو قدم اٹھایا گیا تھا اس کے بہت نیک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں جو غیر از جماعت دوست یہاں آتے ہیں وہ بہت اچھا اثر لے کر واپس جاتے ہیں۔

امریکہ کے ایک شہر میں سگریٹ نوشی کی ممانعت

ربوہ میں سگریٹ فروشی کی ممانعت اور اس کے نیک اثرات کا ذکر کرنے کے بعد محترم شمس صاحب نے بتایا کہ ہم نے تو ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں آج سے ایک سال قبل سگریٹ فروشی کو ممنوع قرار دیا تھا اب مغربی دنیا میں بھی سگریٹ کے مضر صحت اثرات کو محسوس کرتے ہوئے اس کی فروخت کو ممنوع قرار دینے کی ...... تحریک شروع ہو گئی ہے چنانچہ حال ہی میں اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے شہر الیسٹ لینڈ میں سگریٹ فروشی اور سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے چنانچہ روزنامہ تعمیر ۷ار جنوری کی حسب ذیل خبر اس ضمن میں خاص طور سے سننے کے لائق ہے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے:۔

"الیسٹ لینڈ ٹیکساس (امریکہ) ۵ر جنوری (رائیٹر) الیسٹ لینڈ کی میونسپل کونسل نے سگریٹ اور صحت کے بارہ میں حکومت امریکہ کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد اپنی شہری حدود میں سگریٹ پینے اور فروخت کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ پیر کے روز ایک قانون منظور کیا گیا جس کے تحت ملزمان کو تین سال کی قید اور دس ہزار ڈالر تک کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ سگریٹ جیب میں رکھنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن جو لوگ سفر کے دوران اس شہر سے گزر رہے ہوں گے وہ اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں۔ یہ قانون ۲۰ر فروری سے نافذ العمل ہوگا۔"
(تعمیر ۷ار جنوری ۱۹۶۴ء)

محترم شمس صاحب نے فرمایا کہ یہ امر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ایک سال قبل ربوہ میں سگریٹ نوشی ممنوع قرار دینے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا اس کی عظمت کا ثبوت آج اس رنگ میں ظاہر ہوا ہے کہ امریکہ جیسے ملک کے ایک شہر میں جہاں سگریٹ نوشی زندگی کا ایک لازمی جزو سمجھی جاتی ہے سگریٹ نوشی اور سگریٹ فروشی کو از روئے قانون ممنوع قرار دے دیا گیا ہے یہ امر ہمارے لئے خوشی اور فخر کا بھی موجب ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں آج سے ایک سال قبل ہم نے جو قدم اٹھایا تھا آج دوسری قومیں بھی وہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ یہ اولیت کا فخر ہمیں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی برکت سے ہی ملا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سگریٹ نوشی کی ہلاکت آفرینی

اس موقع پر محترم شمس صاحب نے سگریٹ نوشی کی ہلاکت آفرینی کے متعلق حکومت امریکہ کی رپورٹ کے بعض اقتباسات بھی اخبارات سے پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ آپ نے روزنامہ مشرق مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۶۴ء سے حسب ذیل طویل اقتباس پڑھ کر سنایا

"نیویارک (اسٹار) امریکہ میں تمباکو نوشی کی بدولت روزانہ ایک سو افراد لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔ اس امر کا انکشاف امریکہ کی سرطان سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر فریڈیل سکاٹ نے کیا۔ انکی سوسائٹی نے حال ہی میں امریکہ میں سرطان (باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

(۶)

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب فاضل مبلغ کشمیر

اتحاد بین الاقوام کا زریں اصول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بین الاقوام تعلقات کو خوشگوار بنانے اور ایک دوسرے کو زیادہ قریب لانے کیلئے قرآن مجید کی روشنی میں ایک نیا خیال دنیا کے سامنے پیش کیا کہ دنیا کی ہر قوم میں انبیاء اور مامور آتے رہے ہیں۔ گو مسلمان بنی اسرائیل کے انبیاء کو مانتے تھے مگر دیگر مذاہب کے مصلحین کو تسلیم نہیں کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ قرآن ہمیں یہ سکھلاتا ہے کہ "ان من امة الا خلا فیها نذیر" یعنی کوئی امت اور قوم ایسی نہیں جس میں ہمارا نبی یا رسول نہ آیا ہو۔ جس طرح خدا تعالےٰ کا قانون قدرت ہر قوم کے لئے یکساں ہے اسی طرح اس کا قانون روحانیت بھی وسیع رحمت کا حامل ہے اور اگر ہم اس اصول کے مطابق ہر ایک مذہب کے بزرگوں، رشیوں اور رسولوں کو سچا مان کر ان کی عزت و تکریم کریں تو نہ صرف ہمارے مذہبی جھگڑے بڑی حد تک دور ہو جاتے ہیں بلکہ قومی یکجہتی اور اتحاد میں تقویت ملتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے" (تحفہ قیصریہ)

ہندوستان کو آزادی ملنے کے بعد حکومت ہند کو اس کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ملک میں قومی یکجہتی اور اتحاد قائم ہو لیکن آج سے پچھتر سال قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ملکی حالات کے تقاضا کے مطابق ایک پبلک لیکچر کے لئے لاہور میں "پیغام صلح" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس میں قومی یکجہتی پر اسی زاویۂ نگاہ سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ ابھی تک اقوام نے اس زریں اصول سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو ہر سال جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کرتی ہے اور اس میں ہر مذہب کے بانی کی سیرت و سوانح پیش کر کے بین المذاہب حائل شدہ وسیع خلیج کو پاٹنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کا اقرار غیر از جماعت لوگ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر مدن موہن دت ڈیرہ دون کے اخبار "The Frontier Mail" مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۸ء میں رقمطراز ہیں:-

"احمدیہ جماعت مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے جملہ مذاہب کے ساتھ رواداری کی بنیادی تعلیم میں شامل ہے۔ تمام پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کرتے ہوئے احمدیوں نے ان کی تعلیمات کو اپنی مذہبی کتب میں شامل کیا ہے۔ چالیس سال پیشتر یعنی اس وقت جبکہ مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار نہ ہوئے تھے (حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) نے سنہ ۱۸۹۱ء میں موقع مسیحیت فرما کر اپنی تجاویز رسالہ "پیغام صلح" کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و مفاہمت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری، اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو۔ بیشک آپ کی شخصیت لائق تحسین اور قابل قدر ہے کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردہ میں سے دیکھا اور صحیح راستہ کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی اور غلط لیڈرشپ کی وجہ سے اس سیدھے راستہ کو نہ دیکھ سکے تو یہ ان کی اپنی غلطی تھی۔ اور نفرت و حقارت کے جو کھیت انہوں نے بوئے تھے ان کی فصل کاٹنے کے وہ اب ضرور مستحق ہیں۔"

مسٹر ایچ۔ آر وہرہ نمائندہ اخبار سٹیٹسمین نئی دہلی مورخہ ۷ارہ ار نومبر ۱۹۴۸ء میں لکھتے ہیں:-

"احمدیہ جماعت کے افراد کا یہ عقیدہ ہے کہ جملہ مذاہب سے یکساں سلوک کیا جائے۔ اسی اصول کی بنا پر وہ قادیان کے ہندو اور سکھ یتیموں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی جب کہ جماعت کی مالی حالت بہت کمزور ہو چکی ہے ان یتیموں اور بیواؤں کی ایک تعداد اپنے وظائف حسب معمول احمدیہ جماعت سے حاصل کر رہی ہے۔"

اقتصادی نظام نو

آج دنیا اقتصادی طور پر جن مشکلات سے دوچار ہے وہ کوئی مخفی چیز نہیں۔ غربت و افلاس نے زندگیوں کو اجیرن بنا رکھا ہے۔ امیر اور غریب میں ایک وسیع خلیج حائل ہو رہی ہے ان مصائب کو دور کرنے کا دعوےٰ لے کر تحریکیں اٹھیں جن میں سب سے پیش پیش کمیونزم تھی جس کا یہ دعویٰ تھا کہ اشتراکی معاشرہ قائم کر کے ہر ایک کو مساوی حقوق دلائے گی۔ لیکن اس میں بھی بہت سے نقائص تھے جس کی وجہ سے ابتداءً نظر آنے والا یہ خوبصورت نظریہ اب داغدار ہو چکا ہے اور روس نے خود تجربہ کر لیا ہے کہ باوجود اشتراکی نظام قائم کرنے کے وہ لوگوں کی ضروریات زندگی پوری نہیں کر سکا۔ اور اب امریکہ سے گندم خریدنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ ایک ایک ڈبل روٹی کے لئے لوگوں کو گھنٹوں لائن میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ مختصر یہ کہ کمیونزم اب ناکام ہو چکا ہے۔ اسی طرح آجکل ہمارا ملک بھی انہیں پریشانیوں سے دوچار ہے اسی کے ازالہ کے لئے گزشتہ مہینہ کا ہم ریزولیوشن کو سجے پور میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ملک میں جمہوری سوشلزم رائج ہو۔ الغرض دنیا کا ہر ملک ہی اقتصادی مشکلات کا رونا رو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے رفتار زمانہ کے مطابق ایک نہایت ہی عمدہ نظام نو کی بنیاد رکھی۔ یوں تو آج سے قریب چودہ سو سال قبل اسلام نے اقتصادی مشکلات کے ازالہ کے لئے نظام زکوٰۃ پیش کیا تھا۔ مگر دنیا نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی نظام کی مزید تقویت کے لئے دنیا سے دکھ درد اور اقتصادی بدحالی دور کرنے کے لئے اسلامی اصول کے مطابق ایک سکیم مرتب کی جس کا نفوذ سنہ ۱۹۰۵ء میں نظام وصیت کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی جنت حاصل کرنے والوں کے لئے یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنے اموال کا ۱/۱۰ سے لیکر ۱/۳ حصہ تک اپنی خوشی سے خدا کی راہ میں دے دیں۔ ظاہر بین نظر کو ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی اہمیت نظر نہ آئے لیکن ذرا غور کیجئے کہ اس کے نتائج کتنے عظیم الشان ہیں۔

اول یہ کہ یہ نظام کمیونزم کی طرح جبراً کسی کی جائداد پر قبضہ نہیں کرتا بلکہ لوگوں سے طوعی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ دوسرے یہ حصہ جائداد وا موال کی ادائیگی کے مقابلہ میں جنت رکھی ہے اور لوگ اس کو حقیقی نہیں سمجھتے۔ تیسرے۔ یہ مطالبہ صرف ایک ہی نسل سے نہیں بلکہ آئندہ آنے والی تمام نسلوں سے ہے۔ چونکہ اس نظام کے ذریعہ جنت ملتی جا رہی ہے اس لئے آئندہ نسلیں بھی بخوشی اس کو قبول کریں گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ چند ہی نسلوں میں تمام احمدیوں کی جائدادیں نظام احمدیت کے قبضہ میں آ جائیں گی۔ اور چونکہ احمدیت ایک عالمگیر تحریک ہے اسلئے ساری دنیا کے احمدی ہو جانے کی صورت میں ساری دنیا کی جائدادیں ایک ہی نظام کے قبضہ میں آ جائیں گی۔ اور اس طرح سب بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی۔ اس نظام کی تکمیل کے نتائج بیان کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی۔ جوانوں کی باپ ہو گی۔ عورتوں کا سہاگ ہو گی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہو گا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالےٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم سے قوم لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہو گا۔"

(نظام نو صفحہ ۱۲۱)

احیائے خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نظام خلافت کا دوبارہ قیام بھی آپ کا ایک زریں کارنامہ ہے خلافت راشدہ کے بعد کچھ عرصہ رسمًا خلافت جاری رہی تھی۔ اور پھر ۱۳۴۲ ہجری میں اتحادیوں کے حملہ کے بعد سے یہ ظاہری ہی ختم ہو چکی تھی سارے مسلمان کسی ایک ہاتھ پر متحد نہ رہ سکے۔ ایک عرصہ گذر جانے کے بعد مسلمانوں نے خلافت کی ضرورت محسوس کر کے مختلف تحریکیں چلائیں۔ ان کی نظریں کبھی عرب کی طرف اٹھتیں تو کبھی ترکی کی طرف۔ اور جب شام، عراق اور مصر کے اتحاد کا امکان ہونے لگا تو صدر ناصر پر نظریں جمنے لگیں۔ اور پاکستان میں تو بعض نے یہ تجویز کیا تھا کہ جنرل ایوب چونکہ ایک بڑی اسلامی سلطنت کے حکمران ہیں اس لئے کیوں نہ ان کو خلیفۃ المسلمین بنا لیا جائے۔ یہ بیل کبھی منڈھے چڑھنے والی تھی جبکہ خلافت کا قیام خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں پھر خلافت کا قیام منہاج نبوت پر ہوگا۔ چنانچہ منہاج نبوت ہی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ خلافت کا احیاء ہوا۔ آپ نے اس کا ذکر اپنی کتاب "الوصیۃ" میں صریح طور پر فرمایا ہے۔ اور اسی کے مطابق جماعت میں سب سے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نور الدین صاحب منتخب ہوئے۔ اور آپ کے بعد موجودہ دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ و اطال اللہ بقاءہ ہیں۔ اور یہ نظام خلافت ہی کی برکت ہے کہ جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

مسلمانوں میں امید پیدا کرنا

جب کہ میں ابتدا کے شروع میں بیان کر چکا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں پر ہر درجہ قنوطیت طاری تھی۔ آپ نے اس انتہائی یاس اور ناامیدی کی حالت میں مسلمانوں کے اندر امید پیدا کی۔ ان کے ... حوصلوں کو ابھارا۔ ان کے مردہ جسموں میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اور غلبہ اسلام کے متعلق پر شاندار اور واضح رنگ میں اعلان فرمایا۔

"یہ مت سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح ہوگی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ کسی وقت وہ اپنی ظاہری تلوار دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے

. . . .

. . . .

. . . . میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالیٰ ہے وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور باد مخالف سے بچاتا رہے گا جیسا کہ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

حرف آخر پس جو مسیح اور مہدی آنے والا تھا وہ آ چکا اور اس نے گراں قدر کارنامے سر انجام دیئے، بدقسمتی سے مسلمانوں کی کراہتوں کے باوجود ایک رہنما کی اشد ضرورت محسوس کرنے کے۔ باوجود مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھ کر بیسیوں دانے نسخہ شفا، اور پیغمبرانہ عزم و جرأت ڈھونڈنے کے اس مسیح زمان کو شناخت نہ کیا۔ جماعت احمدیہ کی مساعی کو تو سراہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن کبھی اس مہدی مسعود کے دعویٰ پر سنجیدگی اور قبول حق کی غرض سے غور نہیں کرتے۔ ہم اس موقعہ پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ

ہم خاک نشینوں کے نالے تری محفل میں
مقبول تو ہونے سے رہے منظور نہیں ہوتے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تمباکو نوشی کی ہلاکت آفرینی

(بقیہ صفحہ ۱۲)

سے ہلاک ہونے والوں کے بارہ میں جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں ان کے مطابق تمباکو نوشی سے سرطان کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے ادھر ہارورڈ یونیورسٹی کے دو پروفیسروں نے تحقیقات کے بعد بتایا ہے کہ سگریٹ کے دھوئیں میں پولونیم نامی تابکار مادہ پایا جاتا ہے جو سرطان کا موجب بنتا ہے۔

امریکی محکمہ صحت کے سرجن کی رپورٹ میں یہ فیصلہ کن رائے دی گئی تھی کہ سگریٹ نوشی کے لئے اس قدر مضر اور مہلک ہے کہ حکومت کو قانونی طور پر اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے اب تک یہ رپورٹ امریکہ میں گفتگو کا سب سے بڑا موضوع بنی ہوئی ہے کوئی صاحب قلم ایسا نہیں جو اس ملک گیر بحث میں حصہ نہ لے رہا ہو دریں اثناء ایک اندازہ کے مطابق امریکہ میں فی صد ... سگریٹ نوش سرجن جنرل کی رپورٹ پڑھنے کے بعد اس عادت کو ترک کر چکے ہیں یہ حقائق آٹھ ہزار پوسٹ مارٹم سے ثابت ہو چکے ہیں۔

سگریٹ نوشی بعض مخصوص امراض کی ہلاکت خیزی کو بڑھاتی ہے اور اسی طرح عمومی طور پر اموات کی شرح میں اضافہ کرتی ہے ان کے اثرات سگریٹوں کی تعداد اور عادت کی مدت سے تناسب رکھتے ہیں

سگریٹ نوشی سے سب سے بڑا خطرہ پھیپھڑے کے سرطان کا پیدا ہونا ہے۔ اس مرض سے مرنے والوں میں سگریٹ نوشوں کی تعداد دوسروں سے گیارہ گنا زیادہ ہوتی ہے اسی طرح گلے کے سرطان معدے کے پھوڑے اور امراض قلب سے ہلاک ہونے والوں میں بھی سگریٹ نوشوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے سگریٹ نوش خواتین میں بھی پھیپھڑے کے سرطان سے ہلاکت کا تناسب مردوں کے برابر پایا گیا ہے۔

(مشرق ۲۷ر جنوری ۱۹۶۴ء)

سگریٹ اور حقہ نوشی کی ہلاکت آفرینی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور ماہرین کی رپورٹوں کے اقتباسات سنانے کے بعد آخر میں مکرم شمس صاحب نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ جو لوگ ابھی تک سگریٹ اور حقہ نوشی کی لغو عادت میں مبتلا ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اس عادت کو ترک کرنے کا عہد کریں۔ اور پھر پورے عزم اور تعہد کے ساتھ اسے نبھائیں تاکہ وہ ایک لغو فعل سے باز رہ کر عند اللہ ثواب کے مستحق بن سکیں۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میں اس سال بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہوں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

محمد صدیق شاہد ربوہ

۲۔ میری اہلیہ کی وفات پر جن دوستوں اور بزرگوں نے خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی ہے میں ان سب کا ممنون ہوں۔ احباب میری اہلیہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

سید غلام احمد خان سونگڑہ

۳۔ صحابہ کرام۔ درویشان کرام اور تمام احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ رمضان شریف کے مبارک ایام میں میری تمام پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں نیز جماعت احمدیہ مدراس کے تمام افراد کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

خاکسار ... صدر جماعت احمدیہ مدراس

۴۔ سید عبد اللہ اسلم صاحب کماٹنگہ کیندرا پاڑہ ضلع کٹک کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ کامیابی دے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۵۔ مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ و صدر جماعت احمدیہ آسنور آجکل سخت بیمار ہیں دماغی ضعف کا دورہ ہوا ہے اور اسکے ساتھ شدید بخار کی شکایت ہے۔ چونکہ یہ دور افتادہ علاقہ ہے اور آجکل کثرت برف کی وجہ سے ایک میل تک چلنا بھی مشکل ہے کوئی اچھا معالج بھی یہاں پر نہیں۔ مولوی صاحب کافی تکلیف میں ہیں

یوم مصلح موعود ــــ ۲۰ر فروری

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے ۲۰ر فروری ۱۹۶۴ء کو حسب سابق "یوم مصلح موعود" منایا جا رہا ہے۔ یہ ایسا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز ہماری جماعت کو اپنی بے شمار برکتوں سے نوازا۔ اور ترقیات سے ہمکنار کرنے کے لئے جماعت کو مصلح موعود کی نعمت بخشی جس کے ذریعہ احمدیت آج دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے۔ تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اس دن کو شایان شان طریق پر منائیں۔ اور اپنی رپورٹیں دفتر ہذا کو ارسال کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

غانا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی شاندار خدمات

(بقیہ صفحہ اوّل)

پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور ان کو یہ پیشکش کی کہ چند انگریزی دان نوجوان احمدیہ مشن ہاؤس بھیجیں۔ ان کو ہم عیسائیت کے خلاف دلائل سکھلائیں گے اور اسلام کے محاسن واضح کئے جائیں گے۔ نیز مبلغ اکرا مولوی عبد الحمید صاحب نے ان کو بتایا کہ وہ خود آکر بھی ان کو یہ امور سکھلا سکتے ہیں۔ اور کتب بھی اس سلسلہ میں مہیا کی گئیں۔ بعض نے ان میں سے رابطہ پیدا کیا۔

استقبال

امسال مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کو حج اکبر ادا کرنے اور زیارت سلسلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۷ر اگست کو وہ غانا واپس ہوئے۔ اکرا، کماسی اور سالٹ پانڈ میں ان کا استقبال جماعت کی طرف سے کیا گیا۔ اجلاس میں مرکز کی ہدایات اور حضرت اقدس کے ارشادات گرامی سے جماعت آگاہ ہوئی۔ اور اس موقعہ پر جماعت کو پریذیڈنٹ مسٹر محمد آرتھر نے خاص قربانی کرنے کی تحریک کی۔ چنانچہ جلسہ استقبال میں ہی جماعت نے ایک خاص رقم جمع کرکے پیش کی۔ باوجود اس کے کہ یہ ایام مالی لحاظ سے جماعت کے لئے خشک سالی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ جماعت کے اکثر افراد زمیندار ہیں۔ اور یہ سال کا تقریباً اخیر ہوتا ہے۔ کوکو کی نئی فصل اکتوبر نومبر میں آتی ہے جبکہ ملک میں روپے کی ریل پیل ہو جاتی ہے۔

الوداع

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی اپنی موجودہ ٹرم پوری کرکے پاکستان واپس جانے لگے تو اس وقت ایک نہایت سادہ مگر باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر ولیم لوآنگ (ریجنل آرگنائزر انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایجوکیشن جو بورڈ آف گورنرز کے ممبر ہیں) نے میاں صاحب کے کام کی بہت تعریف کی۔ یہ تقریب ایرماجب جو بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین بھی ہیں کی صدارت میں کنگس وے ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر IVORY STOOL جو اشانٹی ریجن کا ایک قومی نشان ہے بطور تحفہ دیا گیا۔ نیز جماعت کی طرف سے مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں جماعت نے میاں صاحب سمرد یہ کے کاموں کو سراہا اور اپنی اس محبت کا اظہار کیا جو وہ حضرت اقدس کے خاندان سے رکھتے ہیں۔

اس موقعہ پر جماعت نے یہاں کا خاص لباس بطور تحفہ پیش کیا۔ اور ایرپورٹ پر خاکسار اور دوسرے احباب جماعت نے دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کیا۔

اخبار گائیڈنس

امیر صاحب کی غیر حاضری میں اخبار گائیڈنس خدا تعالیٰ کے فضل سے برابر نکلتا رہا اس کی ترتیب مکرم مسعود صاحب نے میری مدد فرمائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اخبار حسب سابق کے سب اہم مقامات پر بھجوایا گیا۔

تعلیم

خاکسار نے بجز ان ایام کے کہ مدرسہ پر کماسی سے باہر گیا ہوا ہو باقی ایام میں مبلغین کلاس کی تعلیم کو جاری رکھا جس کو ان کو قرآن کریم کا ترجمہ۔ حدیث۔ کلام۔ فقہ۔ تاریخ۔ عربی ادب و گرامر پڑھاتا رہا۔ نیز عرصہ زیر رپورٹ میں دوسرے تمام مدارس کے کاموں کا بھی جائزہ لیا۔ جھابنگ میں جو ضلع کا صدر مقام ہے ایک نیا احمدیہ پرائمری سکول لوکل کونسل نے منظور کیا ہے۔ اس کی تعمیر کا کام شروع کرایا گیا اور اس کی نگرانی کرتا رہا۔ اب خدا کے فضل سے وہ مکمل ہو چکا ہے اور باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب چند ماہ سے ذیابیطس اور دانتوں کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ خاکسار ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

شمالی غانا

مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب جو غانا کے باشندہ ہیں اور مرکز ربوہ میں ۸ سال تک دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں وہ غانا کے شمالی ریجن کے انچارج ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں "عرصہ زیر رپورٹ میں ناردرن ریجن میں بارش کا موسم رہا جس کی وجہ سے کھلی فضا میں تقاریر کا منعقد کرنا بہت مشکل تھا تاہم خاکسار نے تین پبلک لیکچرز کا انتظام کیا جن میں احمدیت کا پیغام عیسائیوں، بت پرستوں اور غیر از جماعت مسلمانوں تک پہنچایا۔ خاکسار نے خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق جو پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں ان کو واضح کرکے دلائل سے ثابت کیا کہ یہ تمام پیشگوئیاں ہمارے زمانہ میں پوری ہو گئی ہیں اور یہ کہ حضرت غلام احمد علیہ السلام ہی مسیح موعود ہیں۔ خاکسار نے لیکچر میں یہ بھی بتلایا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے واضح کر دکھایا ہے کہ اسلام کی ترقی اور دنیا کی نجات ان سے اور ان کی قائم کردہ جماعت سے وابستہ ہے۔

اساتذہ سکولز میں تقاریر

شمالی ناردرن ریجن کے سکولوں کے اساتذہ کا ریفریشر کورس ہوا۔ گو اکثر اساتذہ عیسائی ہیں، لیکن چونکہ غانا اور خصوصاً ناردرن غانا کے سکولوں میں اساتذہ کو مسلمان بچوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان اساتذہ کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے کے لئے متعلقہ افسران تعلیم سے مل کر اسلام پر تین لیکچرز دینے کا انتظام کیا۔

ایک لیکچر میں خاکسار نے اسلام کی تعلیم خصوصاً پانچ ارکان اسلام کے دینی اور دنیوی فوائد کو پیش کیا۔ دوسرے لیکچر میں خاکسار نے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا مقابلہ کیا نیز بائبل کے حوالجات اور دلائل عقلیہ سے ثابت کیا کہ وہ موجودہ عیسائیت وہ عیسائیت نہیں ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے سکھائی تھی۔ تیسرے لیکچر میں خاکسار نے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق جو غلط فہمیاں عیسائی پادریوں نے پھیلائی ہیں ان کو ایک ایک کرکے غلط ثابت کیا اور صحیح واقعات کو پیش کیا۔

قیدیوں کو تبلیغ

اسی طرح عرصہ زیر رپورٹ میں قید خانہ میں بھی خاکسار نے تقاریر کیں۔ ایک مسلمان جو پہلے ڈسٹرکٹ کمشنر تھے اور حال ہی میں سیاسی طور پر قید کئے گئے ہیں ان کو پولیس سٹیشن میں ان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "Introduction to the Study of the Holy Quran" مطالعہ کے لئے دی۔

سیکنڈری سکولز اور کالج میں تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں گورنمنٹ سیکنڈری سکول تمالے اور گورنمنٹ ٹریننگ کالج میں اسلام کے متعلق تقاریر کیں۔ غانا کالج میں کافی عرصہ سے خاکسار جاتا ہے۔ ایک دفعہ خاکسار کی غیر موجودگی میں ایک عیسائی وہاں گیا اور اسلام کے خلاف تقریر کی اور کہا کہ ایک مسلمان کسی بت پرست سے بہتر نہیں ہے۔ اس پر اس کالج کے مسلمان اساتذہ اور طلباء نے خاکسار کو دعوت دی کہ کالج کے عیسائی اور مسلم طلبہ کو اسلام کے صحیح عقائد بتاؤں۔ چنانچہ خاکسار نے تقریر کی جس پر بہت سے عیسائی حیران ہوتے اور ان پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ بعض بیعت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

میلاد النبی

عرصہ زیر رپورٹ میں تمالے میں میلاد النبی منایا گیا۔ دو مقامات پر مسلم احباب کی طرف سے بھی خاکسار کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کرنے کے لئے دعوت ملی۔ چنانچہ مسلمانوں اور عیسائیوں پر مشتمل دو بڑے اجتماعوں میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ ان دو اجلاسوں میں سے ایک اجلاس فوجیوں کی طرف سے منعقد ہوا جس میں بہت سے فوجی افسران مسلم و عیسائی شامل ہوئے۔ جلسہ کے بعد کئی ہفتوں تک فوجی افسران اور دیگر احباب غیر احمدی و عیسائی مشن ہاؤس اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تیجانی فرقہ کے معلم الحاج ثانی اول جو جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل ہیں اور بہت سے اسلامی ممالک بشمولیت پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں تمالے تشریف لائے اور ایک تقریر کی۔ خاکسار نے ان کو مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ اور ان کے آنے پر جماعت احمدیہ کی مساعی کے متعلق گفتگو ہوئی خاکسار نے انہیں یورپ۔ امریکہ، ایشیا اور افریقہ کی جماعت کی تیار کردہ مساجد کی تصاویر دکھائیں۔ جس پر وہ خوش ہوئے اور حیران بھی ہوئے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ Wa کی مسجد کی تصویر طلب کی۔ جو انہیں دے دی گئی۔ اسی میٹنگ کے بعد انہوں نے اپنے تیجانی ممبروں کے لئے تمالی لیڈرز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ جماعت ایک اسلامی جماعت ہے۔ جس کے ممبر اسلام کی اشاعت کے لئے وقف ہیں۔ اس لئے آئندہ وہ جو بھی جلسہ اسلام کے متعلق کریں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ اور افراد کو نظر انداز نہ کریں۔ خاکسار انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب بھی پیش کیں۔

مباحثہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ایک تیجانی عالم کے ساتھ تین ملن وفات مسیح، وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناسخ و منسوخ اور خاتم النبیین کے صحیح مفہوم پر مباحثہ کیا۔ جو مشن ہاؤس میں ہوا۔ اور اس کو سننے کے لئے بہت سے تیجانی اور احمدی احباب مشن ہاؤس میں جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مباحثہ مفید رہا۔

اکرا و مشرقی ریجن غانا کے دارالخلافہ اکرا

اور اس سے متصل ریجن یعنی مشرقی ریجن کے انچارج مکرم مولوی عبدالمجید صاحب ہیں جو امسال جون میں غانا تشریف لائے ہیں وہ اپنی سہ ماہی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

تبلیغی دورے۔ نئی جماعت کا قیام

ایسٹرن ریجن میں Kokrantum مقام پر تبلیغی جلسہ کیا جس میں Mmanhea کی جماعت کے احباب بھی شریک ہوئے۔ خاکسار نے زندہ مذہب کے عنوان پر تقریر کی۔ جو بفضلہ تعالیٰ احباب نے بہت دلچسپی سے سنی۔

مدینہ نامی گاؤں دورہ پر گیا اور چیف سے ملاقات کر کے جلسہ کیا جس میں نماز اور اس کے ارکان عملی طور پر بیان کئے۔ مسلم حاضرین کو قاعدہ یسرنا القرآن شروع کرنے کی تحریک کی جس پر تیس نسخے احباب نے خریدے۔

Kokobi جماعت کے دورہ پر احباب جماعت کے ساتھ Nsuaem مقام پر گیا۔ اور تبلیغی جلسہ منعقد کیا کثیر تعداد عیسائی سامعین کی تھی۔ خاکسار نے تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ریشمی نبی والے نشان کو پیش کر کے چیلنج کیا کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو ایسے نشان کی موجودگی میں ثابت کرے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مر گئے تھے سامعین نے ہمارا لٹریچر ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور جلسہ کے بعد چار احباب نے بیعت فارم پُر کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ماہ اگست میں خاکسار چند مرتبہ Tema جو غانا کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے گیا جہاں چند لوگ زیر تبلیغ تھے۔ الحمد للہ کہ وہ سب سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح اس نہایت ہی اہم شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی جماعت قائم ہو گئی ہے Tema میں مسجد کی زمین کے لئے حکومت کو درخواست بھی دی گئی ہے اور وعدہ کیا گیا ہے کہ عنقریب اس پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔

Tema کے دورہ سے واپسی پر راستہ میں عیسائیوں کا ایک پبلک جلسہ ہو رہا تھا جس میں Tema کے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب جو خود عیسائی ہیں بھی شریک تھے۔ خاکسار نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے اسلامی لٹریچر کا ایک پیکٹ بنا کر اپنے تعارفی کارڈ کے ساتھ ایک احمدی دوست کے ہاتھ ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کو جلسہ میں بھجوا دیا۔ وہ اسے وصول کر کے جلسہ سے باہر تشریف لائے اور شکریہ ادا کرنے کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ لٹریچر کا مطالعہ کر کے مزید خط و کتابت کریں گے۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں ... خطوط لکھے گئے تبلیغی لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا بعض نوجوان اور طلبہ دینی امور میں اچھی دلچسپی لے رہے ہیں اور لٹریچر طلب کرتے ہیں۔ جو انہیں مہیا کیا جاتا ہے۔

ہمارا اخبار گائیڈنس جو لوکل مرکز سالٹ پانڈ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی تقریباً پانچ صد کاپیاں ہر ماہ معقول انتظام کے تحت فروخت اور تقسیم کی جاتی ہیں۔ اور بذریعہ ڈاک بھی ارسال کی جاتی ہیں۔

مرکز سے آمدہ ریویو آف ریلیجنز کی کاپیاں مختلف شہروں کی لائبریریوں میں بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے بھجوائی جاتی ہیں۔ اس رسالہ کے تقریباً بیس پرچے پرانے احباب جماعت کے ذریعہ تقسیم کروائے گئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً پچاس اصحاب مشن ہاؤس تشریف لائے جن کی مناسب تواضع کی گئی۔ اور تبلیغی لٹریچر پیش کیا گیا اس سہ ماہی میں قریباً تیس پونڈ کا لٹریچر بھی فروخت کیا۔

سرکاری دعوتوں اور میٹنگز میں شرکت

عرصہ زیر رپورٹ میں جنرل سیکرٹری اکرا اسمبلی کی طرف سے منعقدہ دعوت میں شرکت کی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی معیت میں غانا کے ٹارٹ منسٹر سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔

ہائی کمشنر نائیجیریا متعین غانا کی طرف سے ایک دعوت نامہ موصول ہوا اس میں شرکت کی۔ ڈیپارٹمنٹ آف سوشل ویلفیئر کی طرف سے ایک میٹنگ میں شرکت کی دعوت تھی خاکسار نے اس میں شرکت کی۔ یہاں یوم بہبود بچگان کے متعلق غور کیا گیا۔ ان تقاریب میں کئی معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا جنہیں احمدیہ مسلم مشن کے تعارفی کارڈ پیش کئے گئے۔

تعلیم و تربیت

تبلیغ کے ساتھ احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مندرجہ بالا جماعتوں کے دورہ کے ایام میں صبح و شام کی نمازوں کے بعد احباب و خواتین کو مختلف نصائح کیں اور اسلام کی تعلیم پر کاربند ہونے اور دین کے لئے قربانی پیش کرنے کی تلقین کی۔ ہر جمعہ میں تربیتی موضوع پر خطبہ پڑھا۔ احباب کو احمدیت کی غرض و غایت بتائی اور فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ماہانہ میٹنگوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ان اجلاسوں میں علمی مضامین پر تقریریں ہوتی رہیں۔ اور سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار احباب کے گھروں پر مختلف تقریبات میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ عیسائی بھی ان تقاریب میں مدعو تھے۔ بفضلہ تعالیٰ ان مواقع پر اسلامی احکام کی فضیلت اور حکمت ثابت کرنے کا اچھا موقعہ ملا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور جماعت نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز سے تعزیت اور دلی غم و رنج کا اظہار کیا۔

سالٹ پانڈ میں جماعت ہائے غانا کی طرف سے محترم امیر صاحب کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہونے پر مبارکباد اور بخیریت واپسی پر خوش آمدید کہنے کے لئے تقریب منعقد ہوئی خاکسار اس میں شمولیت کیلئے سالٹ پانڈ گیا۔ اسی طرح لوکل مرکز میں منعقدہ ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں بھی شرکت کی۔

جن مبلغین کرام کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد خاکسار اپنی حقیر مساعی کی بھی مختصر رپورٹ تحریر کرتا ہے۔

لوکل مرکز سالٹ پانڈ

خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے فریضہ حج کی ادائیگی نیز حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرکز ربوہ کی زیارت کے بعد اگست کے دوسرے ہفتے میں واپس غانا پہنچا چونکہ خاکسار کے سپرد امارت کے فرائض کے علاوہ تعلیم الاسلام احمدیہ سکولز کے جنرل مینیجر کے فرائض بھی ہیں اس لئے تین ماہ کی رخصت سے واپسی کے بعد اکثر حصہ انتظامی و تبلیغی امور کی سرانجام دہی میں گزرا۔

غانا یونیورسٹی کا ایک پروفیسر برطانیہ میں شائع ہونے والی ایک انسائیکلوپیڈیا کیلئے "مغربی افریقہ میں اسلام" پر ایک باب لکھ رہا ہے خاکسار یونیورسٹی میں اسے جا کر ملا اور دریافت طلب معلومات مہیا کرنے کے علاوہ لٹریچر بھی پیش کیا۔ غانا انفارمیشن سروس غانا میں موجودہ مذاہب اور مذہبی سوسائٹیوں کے متعلق FACT SHEET تیار کر رہے ہیں اس سلسلہ میں انہیں جماعت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں

ASIKUMA میں تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کے اجراء کے موقعہ پر منعقدہ تقریب میں جہاں ڈسٹرکٹ کمشنر کونسلرز اور دیگر غیر مسلم احباب شریک تھے خاکسار نے حصول تعلیم کے متعلق اسلام کی تعلیم کو مفصل بیان کیا

اخبار گائیڈنس کا نمبر کا پرچہ مرتب کر کے شائع کیا اور سفارت خانوں ملک کی لائبریریوں سکنڈری سکولز اور ٹریننگ کالجوں میں بھیجنے کے علاوہ زیر تبلیغ معززین تک بھی پہنچایا گیا۔

مرکز سلسلہ سے آمدہ ریویو آف ریلیجنز اور لندن مشن سے خریدا رسالہ مسلم ہیرلڈ رسالہ غانا کی یونیورسٹیوں پبلک لائبریریوں اور متعدد زیر تبلیغ تعلیم یافتہ معززین کو ارسال کیا گیا۔

نئے سکولز کا اجراء

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو مقامات ASIKUMA اور CHAHUIAM میں نئے سکولز جاری کئے گئے۔ علاوہ ازیں گذشتہ سال میں جاری کردہ سکولز ENGI, ODOBEN اور ABRA مقامات کی منظوری وزارت تعلیم نے دی اس طرح اس عرصہ میں چار مزید سکولوں کی وزارت تعلیم کی منظوری سے احمدیہ ایجوکیشنل یونٹ میں ایزادی ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

ان نئے سکول کے اجراء اور سابقہ سکولوں کے انتظامی امور کے سلسلہ میں متعدد بار ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کیپ کوسٹ چیف ایجوکیشن آفیسر اور پرنسپل سیکرٹری وزارت تعلیم اکرا وغیرہ سے ملا۔

میٹنگز

عرصہ زیر رپورٹ میں بورڈ آف گورنرز تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی۔ ایگزیکٹو کونسل جماعت ہائے احمدیہ غانا اور جنرل نیشنل تعلیمی ریفارمز کی میٹنگوں میں شرکت کی۔

تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں قرآن کریم بخاری شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دینے کے علاوہ اکرا۔ کماسی۔ اکراف۔ ایسی کوما اور منکسم کی جماعتوں کا دورہ کیا اور ان کی خواہش پر حج اور اس کے احکام و فلاسفی نیز مرکز ربوہ کی خبروں کو بیان کیا۔ ان مقامات نیز سالٹ پانڈ میں خطبات جمعہ میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے وصال کی خبر غانا کی تمام جماعتوں کو پہنچائی گئی جنہوں نے نماز جنازہ غائب ادا کی اور تعزیت کے تار اور خطوط لوکل مرکز ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ارسال کئے۔ درحقیقت حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات کو باوجود ہزاروں میل دور ہونے کے غانا کی احمدی جماعتوں نے بھی ویسا ہی محسوس کیا جیسا کہ مرکزی جماعتوں نے کیونکہ وہ ایک بابرکت وجود سے محروم ہو گئے ہیں جس کا پیدا شدہ خلا صرف اللہ تعالیٰ ہی پر کر سکتا ہے

۸۶ افراد کا قبول حق

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مبلغین سلسلہ اور جماعت ہائے احمدیہ غانا کے مخلص افراد کی حقیر مساعی سے عرصہ زیر رپورٹ میں مجموعی طور پر ۸۶ افراد نے حق کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا کامل نمونہ بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

آخر میں خاکسار جملہ مبلغین اور دیگر تمام احمدی افراد کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس ملک کے تمام براعظم کو عسلہ اسلام کے نور سے منور کرے۔

آمین

خاکسار

عطاء اللہ کلیم انچارج مبلغ

غانا مغربی افریقہ

وصایا

وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو اس بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو بذریعہ تحریر دفتر سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو اس سے مطلع کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۳۵۱ شیخ کفایت اللہ صاحب (جو فوت ہو چکے ہوئے ہیں) ولد شیخ چاند محمد صاحب ساکن شنکرپور بھدرک ضلع بالیسر اڑیسہ نے اپنی زندگی میں وصیت کرنے کی خواہش کی تھی لیکن وہ اسکی تکمیل نہ کر سکے اور فوت ہو گئے۔ انکی وفات کے بعد ان کے پسران نے انکی وصیت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
مرحوم کا ترکہ دس ہزار روپیہ بتایا گیا ہے۔ جس پر وصیت کی اقل شرح ۱/۱۰ حاوی ہوگی اگر کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

نمبر ۱۳۳۷۴ میں عبدالحق خادم ولد میاں الف دین صاحب قوم بھٹی پیشہ ٹیلرنگ عمر ۳۲ سال قریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ بگھوٹی ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری موجودہ جائداد اس وقت مشین سنگر جس کی مالیت آجکل قریباً ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اور اس کے علاوہ سالانہ سلائی سے ۲۰۰/- روپیہ آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔
علاوہ ازیں اراضیات و مکانات وغیرہ میں بھی میرا حصہ ہے۔ مگر تا حال وہ تمام جائیداد بزرگوارم والد صاحب کے قبضہ میں ہے ملکیت حاصل ہونے پر اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کی آمد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ فی الحال مشین کی کمائی کا ۱/۱۰ باقاعدگی سے ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں
ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔
اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد بقلم خود عبدالحق خادم۔ گواہ شد بقلم خود بشیر احمد سیکرٹری مال چارکوٹ ضلع پونچھ۔ گواہ شد مرزا وسیم احمد وکیل معاون ناظر بیت المال قادیان

نمبر ۱۳۳۸۴ میں سکینہ بیگم زوجہ عبدالرحمن خان صاحب ولد مکرم حبیب خان صاحب قوم صراف پیشہ خانہ داری عمر اندازاً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈوڈہ ضلع جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
اس وقت میری مندرجہ ذیل جائیداد منقولہ ہے جس کے سوا میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں (۱) حق مہر [illegible] صد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔
(۲) زیور قیمتی سوا تین صد روپیہ چوڑیاں نقری وزن اٹھارہ تولہ قیمتی تیس روپے انگشتری طلائی وزنی نصف تولہ قیمتی چالیس روپے بندگ طلائی۔ لونگ طلائی۔ مہر طلائی وزنی اڑھائی تولہ قیمتی دو صد پچپن روپے۔
(۳) چندہ شرط اول ایک روپیہ اور چندہ اعلان وصیت ساڑھے پانچ روپے زیر رسید ۴۶۶/۲۸۰۹-۶۳ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا چکی ہوں۔
(۴) میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو موجودہ جائداد یا آئندہ پیدا ہونے یا ثابت ہونے والی جائیداد پر حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر بھی جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
نوٹ:۔ میں نے ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء کو بغیر فارم کے وصیت تحریر کی تھی۔ دفتر کے تحریر کرنے پر دوبارہ تکمیل کر کے اس اصل فارم پر تحریر کر دی ہے۔ سابقہ وصیت منسلک ہذا ہے۔ تحریر کردہ خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے
الامۃ سکینہ بیگم ۱۹/۱۱/۶۳ مؤلف اصحاب احمد نزیل بھدرواہ
گواہ شد عبدالرزاق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرواہ
گواہ شد پسر موصیہ عبدالمنان خان ولد عبدالرحمن خان احمدی بھدرواہ۔ ڈاکخانہ خاص
گواہ شد عبدالغنی مہر احمدی دکاندار بھدرواہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈوڈہ
گواہ شد بقلم عبدالرحمن خان (عبدالرحمن خان خاوند موصیہ) ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈوڈہ

نمبر ۱۳۳۸۵ میں عبدالرحمن خان ولد مکرم حبیب خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر اندازاً ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
(۱) ایک مکان واقع محلہ کھکھل جس کے شمال میں میدان کھکھل اور جنوب میں مکان مملوکہ روپ چند اور مشرق میں ساگ زار مملوکہ گنگا پرشاد اور غرب میں شارع عام ہے۔ اور جو اندازاً تین مرلہ قطعہ اراضی پر تعمیر شدہ ہے۔ میرے اور میرے بھائی مکرم حیدر خان صاحب کے درمیان بحصہ مساوی شراکت ہے۔ مکان کی قیمت بشمول زمین آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ گویا میرا حصہ اس میں چار ہزار روپیہ کا ہے۔
(۲) تجارت میں دس ہزار روپیہ کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ جس کا کچھ حصہ گاہکوں کی طرف بصورت ادھار ہے۔ میں جائیداد بالا کی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور بوقت وفات میری کوئی جائیداد علاوہ مذکورہ بالا بھی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
(۳) میری ماہوار آمد اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔
نوٹ:۔ چندہ شرط اول و چندہ اعلان وصیت میں نے رسید ۴۶۶/۲۸۰۹-۶۳ [illegible] صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا دیا ہے۔ میں نے ۲۴ ۹/۶۳ کو وصیت سادہ کاغذ پر تحریر کی تھی (جو منسلک ہذا ہے) دفتر کے مطالبہ پر فارم ہذا پر تحریر کر کے ارسال کرتا ہوں۔
تحریر کردہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے ۱۹/۱۱/۶۳ مؤلف اصحاب احمد نزیل بھدرواہ
العبد عبدالرحمن خان
گواہ شد عبدالمنان خان پسر موصی بھدرواہ
گواہ شد عبدالغفار گنائی احمدی بھدرواہ

نمبر ۱۳۳۸۶ رفیعہ سلطانہ زوجہ محمد نور محمد صاحب قوم کچھی میمن پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۵۲ء ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد میرے پاس حسب ذیل ہے:۔

تفصیل زیورات خالص سونا	
بالیاں چھ جوڑے	ان کی قیمت موجودہ مارکیٹ کے مطابق ۳۲۰۰/- روپیہ ہے۔
نیکلس تین عدد	
ہاتھ کی چوڑیاں سولہ ۱۶ عدد	
کڑے ایک جوڑا	
ہاتھ کی پڑی ایک عدد	
انگوٹھی ۳ عدد	

علاوہ ازیں ایک یاقوت موتی کا سیٹ ہے جو ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا ہے۔ اور بعض چھوٹے زیور سادہ موتی کے ہیں۔ جو اندازاً آٹھ صد روپیہ کی مالیت کے ہیں جملہ منقولہ جائیداد کی قیمت اندازاً پانچ ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم ۵۰۰/- روپے اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اگر کسی وجہ سے میں یہ رقم زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے ورثاء اس رقم کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو مجھے اپنے شوہر کی طرف سے ملتی ہے یکصد روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اور دس روپے ماہوار باقاعدگی سے ادا کروں گی۔
اگر آئندہ میری آمد وغیرہ میں کوئی کمی یا بیشی ہوگی تو سیکرٹری انجمن کارپرداز [illegible] قادیان کو اس کی اطلاع کرتی رہوں گی۔
نوٹ:۔ اور بوقت میری وفات کے کوئی اور بھی جائداد ثابت ہوگی تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔
الامۃ رفیعہ سلطانہ
گواہ شد بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
گواہ شد M. N. Mahamed 7/12/63 ایم۔ این محمد خاوند موصیہ

درخواست دعا میں ہائی سکول کا متعلم ہوں حافظہ کمزور ہے میری تعلیمی ترقی اللہ [illegible] کے لئے دعا کی جائے۔ [illegible] احمد [illegible] کشمیر

خبریں

نئی دہلی ۱۰ر فروری۔ آج بھارتی پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ ۱۹۶۲ء کے دوران میں پاکستان کے ساتھ بھارت کے تعلقات ابتر ہو گئے۔ پاکستان معقولیت یا حقیقت پسندی کے آدھار پر بھارت کے ساتھ اپنے اختلافات ختم کرنے کا خواہشمند نظر نہیں آتا۔ نہ ایسا کرنے کا اس کا ارادہ ہی ہے اس کے برعکس وہ بھارت کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے ہر موقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کے باوجود بھارت پاکستان کی طرف سے چلائی ہوئی منافرت کی مہم کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے تمام جھگڑے پُر امن طور پر حل کرنے کے لئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ مگر پاکستان کی طرف سے بھارت کی ان کوششوں کا ویسا جواب نہیں ملا۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان دونوں ملکوں کے مختلف جھگڑوں کے پُر امن تصفیہ کی ہرگز خواہش نہیں رکھتا۔ ۱۹۶۳ء میں دونوں ملک میں وزارتی سطح پر کشمیر کے متعلق جو بات چیت ہوئی تھی۔ وہ انتہائی تلخ ماحول میں ختم ہوئی۔ اس کانفرنس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کا سمجھوتہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ وہ تو اس ارادہ سے کانفرنس میں شامل ہوا تھا کہ پراپیگنڈا کا موقع حاصل کر سکے۔ اس کانفرنس کی کامیابی کی امید تو اسی روز ختم ہو گئی تھی جبکہ پاکستان نے چین کے ساتھ سرحدوں کے متعلق معاہدہ کیا۔

نئی دہلی ۱۰ر فروری۔ آج عورتوں نے قیمتوں میں اضافہ۔ ملاوٹ۔ بلیک مارکیٹ اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف بطور پروٹسٹ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اس سے پہلے انہوں نے جلوس نکالا۔ یہ جلوس بھارتی عوام کی نیشنل فیڈریشن کی طرف سے نکالا گیا تھا۔

منگاڈیشو (صومالیہ) ۱۰ر فروری۔ سرکاری حلقوں نے بتایا۔۔ کہ صومالیہ کے توپ خانہ نے ایتھوپیا کا گولہ بارود کا ذخیرہ اڑا دیا ہے۔ اور سرحدی علاقوں میں خونریز لڑائی میں ایتھوپیا کے ۔۔۔ فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان حلقوں کے ۔۔۔ ٹینکوں کے تصادم میں ایتھوپیا کے ۸ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ صومالیہ کے ۱۴ فوجی ہلاک اور ۳۴ زخمی ہوئے اور کئی توپیں تباہ ہو گئیں ۔۔۔ صومالیہ کے دونوں طرف فریقین کی فوجیں ۔۔ گز سے بھی کم فاصلہ پر ایک دوسرے کے سامنے پڑی ہیں اور مورچے بنا رہی ہیں۔ ایتھوپیا کے سرکاری حلقوں نے کہا کہ صومالیہ کے ۔۔۔ فوجی ہلاک ۔۔۔ ۲۰۰ زخمی ہو گئے ہیں۔

راولپنڈی ۱۰ر فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ حبیب اللہ خان نے جو امور کشمیر کے وزیر بھی ہیں۔ آج جنگ بندی لائن کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ننداکی غلط بیانی کی کہ بھارتی کشمیر میں ان دنوں جو حالات پائے جاتے ہیں۔ وہ رائے شماری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ ریاست کے عوام ہندوستان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اب اقوام متحدہ کی زیر اہتمام رائے شماری کرائی جائے تو اس کا نتیجہ مختلف نہ ہوگا۔ ان سے کہا گیا۔ کہ اگر سیکورٹی کونسل نے اس بار بھی کشمیر کے معاملہ پر کوئی ٹھوس کارروائی نہ کی تو پاکستان کو جنگ بندی معاہدہ کی پابندی اور دیگر ذمہ داریوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اس کے جواب میں خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ چونکہ سیکورٹی کونسل اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ اسلئے میں موجودہ مرحلہ پر کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔

جموں ۱۰ر فروری۔ آج صبح جموں کے ریذیڈنسی علاقہ میں زبردست دھماکہ کے ساتھ بم پھٹا۔ جس سے جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے دفتر اور ذاتی دکانوں کو نقصان پہنچا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ سرکاری پریس نوٹ کے مطابق بم صبح ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر نیشنل کانفرنس کے دفتر میں پھٹا جس سے دفتر کو نقصان کے علاوہ ملحقہ مکانات کے شیشے کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں دھماکہ پلاسٹک ٹائم بم سے ہوا۔ چند فوجی ماہرین نے دھماکہ کی جگہ کا معائنہ کیا۔ گذشتہ چند ماہ کے دوران جموں شہر میں یہ تیسرا دھماکہ تھا ابھی کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

نئی دہلی ۱۰ر فروری دہلی کے شہریوں کی ایک بھاری کنونشن میں مشرقی پاکستان کے حالیہ فسادات پر گہری تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اور بھارت سرکار سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کرے۔ کنونشن میں ایک درجن سے زیادہ سرکردہ لیڈروں نے تقریریں کیں۔

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ آج لوک سبھا کا بجٹ سیشن اپ راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین کی تقریر کے ساتھ شروع ہوا۔ آنکھ کا اپریشن کرانے کی وجہ سے راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن افتتاحی ایڈریس پڑھنے کے لئے نہ آسکے۔ ان کی غیر حاضری میں ڈاکٹر ذاکر حسین قائمقام راشٹرپتی کی حیثیت میں کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین بجٹ سیشن کے افتتاح کے لئے ایک جلوس کی شکل میں پارلیمنٹ ہاؤس میں آئے۔ انہوں نے اپنا ایڈریس پہلے ہندی میں پڑھا اور بعد میں انگریزی میں۔ وزارت خارجہ کا کام کے پانچ ممبر اپ راشٹرپتی کی تقریر کے دوران میں غیر حاضر رہے اُن کے لیڈر کا بیان ہے کہ کیا راشٹرپتی کی طرف انگریزی سے پہلے ہندی میں تقریر کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کی گئی ہے پردھان منتری جب اجلاس میں شامل ہونے کیلئے پہنچے تو ممبروں نے آپ کا پرجوش سواگت کیا۔ ٹھیک گیارہ بجے ۔۔۔ راشٹرپتی نے پارلیمنٹ کے بڑے دروازہ پر آپ کا سواگت کیا۔ مسٹر نہرو کچھ منٹ اپنے کمرہ میں بیٹھے رہے اور پھر مرکزی ہال میں گئے

قادیان میں اعتکاف

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے کہ اس نے امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قادیان دارالامان سے مندرجہ ذیل احباب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مبارک و متبرک ایام میں ان احباب پر اپنی خاص برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کی عبادات کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

معتکفین مسجد مبارک

۱۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب
۲۔ " حکیم محمد سعید صاحب
۳۔ " عبد الرحیم صاحب دیانت
۴۔ " حاجی عبد الکریم صاحب آف کراچی

معتکفین مسجد اقصےٰ

۱۔ مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ
۲۔ مکرم مولوی محمد حنیف صاحب بقاپوری
۳۔ مکرم عبد الکریم صاحب ناصرآبادی درویش
۴۔ " عبد الحق صاحب مالا باری بی۔اے
۵۔ مرزا محمد یوسف صاحب ابن حضرت بشیر احمد صاحب درویش
۶۔ ابو مصطفیٰ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۷۔ محمد انعام غوری صاحب " "
۸۔ خورشید احمد صاحب " "
۹۔ رفیق احمد صاحب شاد " "
۱۰۔ بشیر احمد صاحب طاہر " "
۱۱۔ بشارت احمد صاحب " "

تبدیلی تاریخ امتحان کتب سلسلہ

اب یہ امتحان ۳ر مئی ۶۴ء کو منعقد ہوگا

نظارت ہذا کو امتحان کتب سلسلہ کی تاریخ کی تبدیلی کے سلسلہ میں اُن طلباء کی جانب سے مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں جو ۸ مارچ ۱۹۶۴ء کو اپنے یونیورسٹیوں اور کالجوں کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ لہٰذا نظارت ہذا ان طلباء کے جائز مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے کتب سلسلہ کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کرنا مناسب سمجھتی ہے۔ چنانچہ اب یہ امتحان مورخہ ۳ر مئی ۱۹۶۴ء کو لیا جائے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس وقفہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت امتحان میں شرکت فرمائیں۔

"رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے جو نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے مبلغ ۲۵ نئے پیسے فی کاپی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ: پریذیڈنٹس جماعت متعلقہ سے درخواست ہے کہ وہ اس امتحان میں شریک ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت سے نظارت ہذا کو جلد از جلد مطلع فرما دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ میں ایک عرصہ سے سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوں دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان پریشانیوں کو دور کر کے مجھے سکون کی زندگی بخشے۔ سلطان محمود احمد ربوہ

۲۔ مولوی عبد المغنی صاحب امیر اور مولوی عبد الکریم صاحب نائب امیر جہلم کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی بہتری کے لئے احباب دعا فرمائیں

۳۔ جماعت احمدیہ ہارپاری گام کے جملہ افراد کے لئے درخواست دعا ہے۔

۴۔ ربوہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم و محترم محمد عبد اللہ صاحب درویش وہاں تشویشناک طور پر بیمار ہیں احباب

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درویش بھائی کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور بخیریت واپس دارالامان لائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)